حکومتِ گلگت۔ بلتستان

بجٹ تقریر

مالی سال 2021-22

جاوید علی منوا

صوبائی وزیرِ خزانہ، حکومتِ گلگت۔ بلتستان

محکمہ خزانہ گلگت۔بلتستان

(26 جون 2021)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالی کے بابرکت نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا پہلا بجٹ پیش کرنا میرے لئے بڑے اعزاز اور مسرت کی بات ہے۔PTI کی حکومت نے وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان جناب خالد خورشید کی پرُجوش قیادت میں دسمبر 2020 سے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ تاہم جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گلگت بلتستان سخت مالی مشکلات سے دوچار تھا۔ ایک طرف کرونا وباء کا زور تھا تو دوسری طرف ڈاکٹر حضرات، نرسیں اور لائین ڈپارٹمنٹ کے ملازمین اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں پر نالاں تھے۔ ٹھیکہ دار حضرات اپنے بقایا جات کی ادائیگیوں کے لئے دربدر تھے، لوڈشیڈنگ اور پانی کی عدم دستیابی پر عوام نوحہ کناں تھے۔ ہمیں محسوس ہوا کہ سابقہ حکومتوں نے ترقی کے نام پر اپنے کمیشن کا کھیل کھیلا ہے۔ ہمارے آس پاس کے نالوں اور دریاؤں میں پانی کی فراوانی کے باوجود علاقے میں بجلی ناپید ہے اور ہر طرف اندھیروں کا راج ہے۔ اقرباء پروری اور کرپشن کا بازار گرم تھا۔ ہم نے اس مشکل سفر میں ہمت کے ساتھ ابتداء کی اور حکومت کی بحالی کے لئے مختصر اور طویل مدتی پالیسیوں پر کام کا آغاز کیا اور اللہ کا شکر ہے کہ قلیل مدت میں ہم کچھ اہم مسائل پر قابو پانے میں کامیاب ہوئے۔ تاہم بڑے مسائل پر قابو پانے کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے اور ہم آخری مسئلہ حل ہونے تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر!

2۔ میں وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب اور وفاقی وزیر خزانہ جناب شوکت ترین، وفاقی وزیر منصوبہ بندی جناب اسد عمر اور وفاقی وزیر امور کشمیر و گلگت بلتستان سردار علی امین خان گنڈاپور صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے ہمیں ان معاشی مسائل پر قابو پانے کے لئے نہ صرف وژن دیا بلکہ تعاون اور وسائل بھی فراہم کئے اور ہمیں اپنی صلاحیتوں کو ان اہداف کی تکمیل کے لئے وقف کرنے کا موقع فراہم کیا جو ہم نے الیکشن 2020 میں مقرر کئے تھے کہ:

۱۔ کرپشن کا خاتمہ کر کے وسائل اور ملازمتوں کی تقسیم میں میرٹ کو یقینی بنایا جائے گا۔

۲۔ کم وسیلہ اور محروم طبقات کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا۔

۳۔ ہونہار طلبا کے لئے وظائف کا انتظام کیا جائے گا۔

۴۔ بنیادی وسائل کی منصفانہ تقسیم کی ضمانت فراہم کر کے انصاف کا بول بالا کیا جائے گا۔

۵۔ نوجوانوں کے لئے ترقی کے مواقع فراہم کر کے ان کو غیر صحتمندانہ سرگرمیوں سے بچایا جائے گا۔

۶۔ لوڈشیڈنگ کی لعنت سے چھٹکارہ پانے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

۷۔ صحت کے شعبے میں بہتر خدمات کو فراہم کرنے کے لئے درکار وسائل کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

3۔ آج الحمداللہ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے عوام سے کئے ہوئے وعدوں کی تکمیل کے لئے عملی میدان میں قدم رکھا ہے۔ اداروں کو کرپشن سے پاک کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے اور میرٹ کو یقینی بنانے کے لئے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ ہر کام میں شفافیت لائی جا رہی ہے، ہر سطح پر فیصلہ سازی کے عمل میں میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا جا رہا ہے اور حکمرانی میں شرکت و جامع ترقی (Participatory governance and inclusive growth) کی حکمت عملی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

4۔ مندرجہ بالا اہداف کے حصول کے لئے عوامی وفلاحی اور سماجی تحفظ کے منصوبے تشکیل دئے گئے ہیں جس میں بے سہارا غریب، بے روزگار نوجوانوں کو کاروبار کے لئے وزیر اعلیٰ پروگرام کے تحت بلاسود قرضوں کا اجراء۔ دیہی سڑکوں کی تعمیر، بجلی کی بلا تعطل فراہمی کے لئے بڑے منصوبوں کا قیام، زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے اقدامات، خواتین کو کاروبار کے لئے بلاسود قرضوں کی فراہمی، ہونہار طلباء کے لئے ماہانہ وظائف کے اجراء، علاقے سے غربت کے خاتمے کے لئے احساس پروگرام کے اشتراک سے اقدامات کے لئے فنڈ کا قیام شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

5۔ آپ کو بخوبی علم ہے کہ پوری دنیا کرونا وائرس کے چیلنج سے نبرد آزما ہے۔اس وبا کی مثال عالمی تاریخ میں نہیں ملتی۔دنیا کے امیر ترین ممالک کے جدید نظام صحت بھی اس سے مقابلہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ کرونا وائرس نے عالمی معیشت پر بہت بُرا اثر ڈالا ہے۔دنیا 1929 کے بعد بدترین معاشی کساد بازاری (Recession) اور دباؤ کا شکار ہے۔ دنیا لاک ڈاؤن ، جزوی لاک ڈاؤن ، تجارت میں مندی، سفر میں کمی، نجی شعبے کا زوال اور ملازمتوں کے خاتمے، حکومتی محصولات پر دباؤ اور ہنگامی اخراجات میں اضافہ جیسی صورت حال کا سامنا کر رہی ہے۔ حکومت پاکستان نے وزیر اعظم جناب عمران خان کے وژن کی عکاسی کرتے ہوئے بر وقت اقدامات اٹھائے اور پاکستان ان مشکلات سے کسی حد تک محفوظ رہا جس کے لئے وزیر اعظم پاکستان مبارک باد کے مستحق ہیں۔تاہم ملک عزیز بھی مکمل طور پر اس عالمی وبا سے محفوظ نہیں رہ سکا جسکی وجہ سے پاکستان کو انتہائی معاشی مسائل کا سامنا رہا۔ان معاشی مسائل کے باوجود وزیر اعظم پاکستان نے گلگت بلتستان کے لئے ایک عظیم ترقیاتی پیکیج کا نہ صرف اجراء کیا بلکہ جاری ترقیاتی پروگرام کے فنڈز میں اضافہ اور غیر ترقیاتی گرانٹ میں 47 فیصد اضافہ کر کے گلگت بلتستان میں ایک نئی تاریخ رقم کر دی۔ جس کے لئے گلگت بلتستان کے عوام اور حکومتِ گلگت بلتستان وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان، وفاقی وزیر خزانہ جناب شوکت ترین اور ان کی ٹیم کے انتہائی مشکور ہیں جنہوں نے اس مشکل مالی حالات میں گلگت بلتستان کی عوام کو یاد رکھا۔

جناب سپیکر!

6۔ پاکستان تحریک انصاف کو ٹوٹا پھوٹا اور اصلاحات سے عاری حکومتی ڈھانچہ ملا تھا جس کو درست سمت میں ڈالنے کے لئے ہم نے انتھک محنت کر کے حکومتی شعبوں میں قابل قدر اقدامات بھی اٹھائے۔ میں اس معزز ایوان میں بجٹ 2021-22 کے خدو خال پیش کرنے سے پہلے پاکستان تحریک انصاف کی اب تک کی کارکردگی کی چند واضح مثالیں پیش کرنا چاہوں گا:

i. جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ ہمیں کچھ مسائل سابقہ حکومت سے ورثے میں ملے تھے جن میں سرفہرست مختلف محکموں کے ملازمین کی تنخواہوں میں فرق تھا جس کی وجہ سے نہ صرف ان ملازمین کے ساتھ ناانصافی

ہوئی تھی بلکہ ان کی کارکردگی بھی متاثر ہوئی۔ ہماری حکومت نے اس مسئلے کو سنجیدگی کے ساتھ لیااور اس فرق کو ختم کرنے کے لئے یکم مارچ 2021 سے ان ملازمین جن کو 100 فیصد انسنٹیو یا یااس سے زیادہ کا کوئی اضافی الاؤنس نہ ملتا ہوان کی 2017 کی بنیادی تنخواہ پر 25 فیصد اضافے کی منظوری دی ہے اور وفاق سے اس مد میں علیحدہ گرانٹ لانے میں کامیاب ہوئے۔

ii. یہ معزز ایوان باخبر ہے کہ گلگت بلتستان قدرتی آفات کا حامل علاقہ ہے ۔آفات کے تدارک اور بحالی کے اقدامات اٹھانے کے لئے ایک خطیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس کی عدم دستیابی پر نہ صرف ہمارے ادارے معاشی مشکلات کا سامنا کر رہے تھے بلکہ ہماری ٹھیکیدار برادری بھی اپنے سابقہ بقایا جات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے پریشان تھی۔ موجودہ PTI کی حکومت نے وفاق سے جاری مالی سال 21-2020 میں 5 ارب کی خطیر رقم کا اجراء کروایا اور ٹھیکیدار برادری کے بقایا جات کافی حد تک ادا کیئے۔

iii. گلگت بلتستان میں سستے آٹے کی فراہمی کا واحد ذریعہ حکومت پاکستان کی سبسڈی ہے۔ لیکن پچھلے کئی سالوں سے گندم کی قیمتِ خرید بڑھنے، نقل وحمل کے کرایوں میں اضافے اور آبادی میں اضافے کی وجہ سے محکمہ خوراک گلگت بلتستان کو امدادی نرخ پر گندم کی فراہمی میں مشکلات کا سامنا تھا ہماری حکومت نے بروقت وفاق کے ساتھ اس اہم مسئلے کو اٹھایا اور نہ صرف جاری مالی سال میں موجودہ گرانٹ میں ایک ارب سے زیادہ کا اضافہ کرواکے گلگت بلتستان کو گندم کے عدم فراوانی کے بحران سے بچایا بلکہ آئندہ مالی سال کے لئے سبسڈی میں 8 ارب کا اضافہ کروانے میں بھی کامیاب ہوگئی جو کہ موجودہ سبسڈی پر 33 فیصد اضافہ ہے۔

iv. ماضی کی وفاقی حکومتوں نے گلگت بلتستان کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک رواں رکھا ہوا تھا۔ پچھلے کئی سالوں سے گلگت بلتستان کے فیڈرل گرانٹ میں 3 سے 8 فیصد اضافہ ہوتا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ PTI کی مقامی حکومت کی مؤثر حکمت عملی پر وفاقی حکومت نے آئندہ مالی سال کے لئے غیر ترقیاتی گرانٹ میں 15 ارب کا یکمشت اضافہ کیا جو کہ جاری مالی سال کے گرانٹ پر 47 فیصد اضافہ ہے جسے گلگت بلتستان کی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔ فنانس سیکریٹری گلگت بلتستان اور ان کی ٹیم نے اس مہم کو کامیاب

بنانے کے لئے جس طرح رات دن محنت کی اور کیس کو وفاقی حکومت کے سامنے جس انداز میں پیش کیا اس پر وہ تعریف اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔

v. ماضی کی حکومتوں کی غلط پالیسیوں اور نااہلی کی بدولت ترقیاتی سکیمیں کاغذات کی حد تک محدود تھیں۔ ہماری حکومت نے اس اہم مسئلے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے وہ تمام منصوبے جو غیر اہم اور غیر منفعت بخش تھے اور جن پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی تھی ان سکیموں کو جاری ترقیاتی پروگرام سے خارج کر دیا اور وفاق سے اہم اور منفعت بخش سکیموں کے اجراء کے لئے 370 ارب روپے کا ایک جامع ترقیاتی پیکیج نہ صرف منظور کروا کے ان منصوبوں پر فنڈنگ کروائی بلکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے فنڈز میں بھی خاطر خواہ اضافہ کروایا گیا ہے۔

vi. سپیشل ترقیاتی پیکیج میں شامل اہم منصوبوں کا PC-I جنگی بنیادوں پر تیار کرا کے متعلقہ فورمز سے منظور کروایا گیا ہے تاکہ فنڈز کے اجراء کے ساتھ ساتھ ان اہم منصوبوں پر کام شروع ہو سکے۔ میں یہاں پہ متعلقہ محکموں کے سیکریٹری صاحبان اور ان کی ٹیم کی کاوشوں کو نہ صرف سراہتا ہوں بلکہ ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں اس قلیل عرصے میں اس اہم پیشرفت کو ممکن بنایا۔

vii. یہ معزز ایوان بخوبی جانتا ہے کہ گلگت بلتستان میں ہر طرف لوڈشیڈنگ کا راج ہے گو کہ سابقہ حکومت نے چند منصوبے PSDP میں شامل تو کروائے تھے لیکن عدم توجہی کی وجہ سے کسی سکیم پر پیش رفت نہیں ہو سکی تھی۔ PTI کی حکومت نے ان اہم پراجیکٹس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے ان کو متعلقہ فورمز سے منظور کروایا۔ ان میں ہنزل پاور پراجیکٹ، غواڑی پاور پراجیکٹ اور عطاآباد ہائیڈل پاور پراجیکٹ قابل ذکر ہیں۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے انشاء اللہ گلگت بلتستان لوڈشیڈنگ کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کرے گا۔

viii. شعبہ صحت جو کہ حکومتی مشینری کا اہم جز ہے اور سابقہ حکومتوں کی عدم توجہی کا شکار تھا۔ ہماری حکومت نے آتے ہی ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس اور نرسز کو بہتر سہولیات بہم پہنچانے کے لئے اقدامات شروع کئے۔ ڈاکٹروں کے دیرینہ مسئلے پر توجہ دیتے ہوئے گلگت بلتستان کو مختلف کیٹگریز میں تقسیم کرتے ہوئے ہر کیٹگری کے لئے الگ الگ سپیشل پیکیج متعرف کرواکے نہ صرف اس کی منظوری دی بلکہ وفاقی حکومت نے اس مد میں فنڈز کا اجراء بھی کرایا گیا۔اس پیکیج کے تحت بالترتیب کیٹگری A میں تعینات سپیشلٹ ڈاکٹرز کے لئے بنیادی تنخواہ کا 110 فیصد الاؤنس دیا جائے گا۔ کیٹگری B کے لئے 130 فیصد اور کیٹگری C کے لئے 150 فیصد اضافی الاؤنس کی منظوری دی گئی ہے۔ اسی طرح GDMO اور Dental Doctors میں کیٹگری A کے لئے 80 فیصد، کیٹگری B کے لئے 100 فیصد اور کیٹگری C کے لئے 120 فیصد اور Admin Cadre کے لئے کیٹگری A میں 90 فیصد، کیٹگری B میں 100 فیصد اور کیٹگری C میں 110 فیصد سپیشل الاؤنس یکم جولائی 2020 سے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔اس سلسلے میں محکمہ خزانہ کو کابینہ کے فیصلے کی روشنی میں نوٹیفیکیشن جاری کرنے کی ہدایت کی جاچکی ہے۔

ix. محکمہ صحت میں نرسز کے لئے سروس سٹریکچر نہ ہونے پر وہ کافی مایوسی کا شکار تھے۔ ہماری حکومت نے آتے ہی اس اہم ایشو پر توجہ مرکوز کی اور ان کے لئے 5-TIER سروس سٹریکچر منظور کرتے ہوئے وفاق سے اس کا اجراء کروایا۔ محکمہ خدمات (S&GAD) گلگت بلتستان کو اس ضمن میں مزید کاروائی کرنے کی ہدایت کی جاچکی ہے۔

x. گلگت بلتستان میں پرائیوٹ سیکٹر کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے جسکی وجہ سے سارا دباؤ حکومتی اداروں پر پڑتا ہے۔ گلگت بلتستان میں سرکاری ملازمت ہی واحد ذریعۂ معاش ہے۔ لہٰذا اس کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہماری حکومت نے ایک جامع مشق کے بعد مختلف محکموں میں 16 ہزار آسامیاں تخلیق کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے توثیق کرنے کی گزارش کی تھی تاہم وزیراعلیٰ گلگت بلتستان اور وفاقی وزیر خزانہ کے مابین اجلاس میں کافی غور وخوص کے بعد ہونے والے فیصلے کی روشنی میں حکومت گلگت بلتستان نے محکمہ تعلیم، صحت،

داخلہ اور دوسرے اہم محکموں میں 13 ہزار اسامیوں کی تخلیق کی توثیق کے لئے وفاق سے گزارش کی ہے اور وفاق نے ان اسامیوں کی تخلیق کی مرحلہ وار منظوری کی یقین دہانی کرائی ہے۔اس کے بعد بقیہ 3 ہزار اسامیوں کے لیے وفاقی وزیر خزانہ سے معاملہ دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

xi. سپیشل پروٹیکشن یونٹ گلگت بلتستان کے پراجیکٹ کی اہمیت اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت گلگت بلتستان نے سپیشل پروٹیکشن یونٹ کی وفاقی حکومت کی طرف سے توثیق کرنے پر محکمہ پولیس کے لئے سفارش کردہ اسامیوں میں سے مختلف کیٹیگریز کی 700 آسامیاں فوری طور پر تخلیق کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اور پہلے سے موجود اہلکار جن کی تعداد اس وقت 521 ہے انہیں ان آسامیوں پر مستقل کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے تاکہ CPEC اور KKH کی سکیورٹی کا انتظام بلاتعطل اور بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہے۔ محکمہ داخلہ اس سلسلے میں ضروری اقدامات اٹھاتے ہوئے اس امر کو یقینی بنائے گا۔پروجیکٹ کا PC-IV بھی بنا کر وفاقی حکومت کو بھیج دیا جائے گا اور PC-IV میں تخلیق ہونے والی آسامیاں محکمہ پولیس سے لی گئی آسامیوں کے بدلے محکمہ پولیس کو دی جائیں گی۔

xii. لوکل گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ کونسلات کے روزمرہ کے بائیومیٹرک (Biometric) تصدیق شدہ اجرتی ملازمین کے ماہانہ اجرت میں اضافہ کرتے ہوئے ان کی کم از کم اجرت 16100 روپے کی گئی ہے اور یہ بھی پابندی لگائی گئی ہے کہ ترقیاتی بجٹ میں کسی بھی قسم کا مستقل/عارضی ملازم نہیں لگایا جائے گا اور اگر ترقیاتی پراجیکٹس میں عارضی ملازم لگائے بھی گئے ہوں تو وہ پراجیکٹ کے مکمل ہونے پر فوری فارغ کر دئے جائیں گے اور وہ ملازمین کسی بھی قسم کی رعایت اور مستقلی کے حق دار نہیں ہوں گے۔اگر لوکل گورنمنٹ کے ترقیاتی پراجیکٹس میں اس قسم کے ملازمین پائے گئے تو متعلقہ پراجیکٹ ڈائریکٹر ذمہ دار ہوگا اور ان ملازمین کو کسی بھی معزز عدالت سے کسی بھی قسم کا ریلیف لینے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔کیوں یہ کہ Fundamental Rights جس کی گارنٹی GB Order 2018 میں یقینی بنائی گئی اس کے متصادم ہے۔

xiii. حکومت گلگت بلتستان کے زیر انتظام Information Technology اور Water Management & Irrigation کے محکموں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس سے علاقے کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے اور نہری نظام کو بہتر کرکے پانی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا۔اس سلسلے میں مناسب بجٹ اور ضروری اسامیوں کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔

xiv. جیسا کہ معزز ایوان کو علم ہے کہ حکومت گلگت بلتستان کے زیر نگرانی پروکیورمنٹس پاکستان پبلک پروکیومنٹ رولز، 2004 کے تحت منضبط (Regulate) کیے جاتے ہیں۔حکومت نے گلگت بلتستان نے اپنے پبلک پروکیومنٹ رولز بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔اس ضمن میں گلگت بلتستان ریگولیٹری اتھارٹی کا قیام عمل میں لانے کے لئے بل کابینہ کی سفارشات کے ساتھ اسمبلی سے منظوری کے لئے اسمبلی سیکریٹریٹ میں جمع کروایا ہے۔مجوزہ بل کی منظوری سے پبلک پروکیورمنٹ مزید سہل اور آسان ہو جائے گی۔اس ضمن میں 5 کروڑ کی گرانٹ بھی بجٹ میں مختص کی گئی ہے تاکہ مجوزہ بل منظور ہونے کے بعد پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کے قیام میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور ضرورت پڑنے پر مزید وسائل بھی اس اتھارٹی کو فراہم کئے جائیں گے۔

xv. گڈ گورننس کو یقینی بنانے کے لئے چیف منسٹر سیکریٹریٹ میں ایک ریفارمز یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کے تحت مانیٹرنگ اور سفارشات کے لئے مختلف کمیٹیز کی تشکیل اور درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

- ٹاسک مینجمنٹ سسٹم (Task Management System)
- جی بی ویب پورٹل (Gilgit-Baltistan Web portal)
- آن لائن کمپلین مینجمنٹ سسٹم (Online complaint Management System)
- چیف منسٹر ہیلتھ ریفارمز کمیٹی (Chief Minister Health Reforms Committee)
- پاپولیشن ٹاسک فورس (Population Task Force)
- سٹیرنگ کمیٹی آن فاریسٹ (Steering Committee on Forest)
- ٹاسک فورس آن ماونٹینئرنگ اینڈ ایڈوینچر ٹورزم (Task Force on Mountaineering and Adventure Tourism)

- سوشل رجسٹری کا قیام (Establishment of Social Registry)

جناب سپیکر!

7۔ اب میں ایوان کے سامنے گلگت بلتستان کے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے چیدہ چیدہ نکات پیش کرنے سے پہلے رواں مالی سال 2020-21 کے میزانیہ کے کل آمدن اور اخراجات رکھنا چاہتا ہوں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیلات	تخمینہ (Estimated) (ملین روپے میں) 2020-21	نظر ثانی (Revised) (ملین روپے میں) 2020-21
1	غیر ترقیاتی اخراجات	35ارب 88کروڑ 29لاکھ 57ہزار	39ارب 79کروڑ 81لاکھ 81ہزار
2	ترقیاتی اخراجات (ADP)	13ارب	13ارب
3	فارن ایکسچینج کمپوننٹ	2ارب	2ارب
4	ترقیاتی اخراجات (PSDP)	10ارب	10ارب
5	گندم سبسڈی	6ارب	6ارب 56کروڑ 58لاکھ 87ہزار
6	گندم زر فروخت (Sale Proceed)	1ارب 80کروڑ	1ارب 96کروڑ 46لاکھ 55ہزار
	ٹوٹل	**68ارب 68کروڑ 29لاکھ 57ہزار**	**73ارب 32کروڑ 87لاکھ 23ہزار**

نوٹ: 1۔ سیریل نمبر 5اور 6 میں کچھ پچھلے مالی سال کے بقایا جات اور کچھ جاری سال میں بڑھی ہوئی گرانٹ جاری سال میں ریلیز ہونے کی وجہ سے کالم نمبر 4 میں تخمینہ لاگت سے نظر ثانی لاگت زیادہ ہوگئی ہے

2۔ وفاقی حکومت جاری مالی سال میں گندم کی سبسڈی 6ارب سے 7ارب کی ہے جس میں سے 53 کروڑ مل چکے ہیں اور بقیہ گرانٹ وزارت خزانہ میں under process ہے۔

جناب سپیکر!

8۔ اب میں اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 2021-22 کا بجٹ پیش کرنا چاہوں گا جس کا کل تخمینہ **105 ارب 92 کروڑ 95 لاکھ 29 ہزار** روپے ہیں جس کے خدوخال کچھ یوں ہیں:

نمبر شمار	تفصیلات	تخمینہ (ملین روپے میں) 2021-22
A	**کل غیر ترقیاتی میزانیہ (Non-Development)**	**51ارب 70 کروڑ 3 لاکھ 98 ہزار**
1	وفاقی گرانٹ	47ارب
2	نان ٹیکس محاصل مالی سال 2021-22	1ارب 40 کروڑ
3	بقیہ غیر میزانیہ شدہ نان ٹیکس محاصل مالی سال 2020-21	27 کروڑ 63 لاکھ 79 ہزار
4	ہیلتھ بائیومیڈکل سامان کے لئے مختص شدہ رقم کی واپسی (2020-21)	31 کروڑ 67 لاکھ
5	ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے لئے مختص شدہ رقم کی واپسی (2020-21)	4 کروڑ 50 لاکھ
6	کسٹم ہاؤس کی خریداری کے لئے جاری شدہ رقم کی واپسی (2020-21)	5 کروڑ 33 لاکھ 21 ہزار
7	بقیہ رقم سپلیمنٹری گرانٹ مالی سال 2020-21	2 ارب
8	2019-20 کے میزانیہ کا لیپس شدہ رقم	13 کروڑ 60 لاکھ 93 ہزار
9	2019-20 کے مالی سال میں حاصل شدہ رقم کا غیر میزانیہ شدہ حصہ	47 کروڑ 29 لاکھ 5 ہزار
B	**کل ترقیاتی میزانیہ (Development)**	**44ارب 22 کروڑ 91 لاکھ 31 ہزار**
10	سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP)	16 ارب
11	Foreign Exchange Component	2 ارب
12	وفاقی PSDP	19ارب 92 کروڑ
13	گزشتہ مالی سال کے PSDP کی غیر خرچ شدہ رقم	5ارب 63 کروڑ 99 لاکھ 96 ہزار
14	Vertical Programs کی غیر خرچ شدہ رقم	66 کروڑ 91 لاکھ 35 ہزار
C	**گندم میزانیہ**	**10ارب**
15	وفاق سے گندم سبسڈی	8ارب
16	گندم کی زرِ فروخت	2ارب
	کل میزانیہ (A + B + C)	**105 ارب 92 کروڑ 95 لاکھ 29 ہزار**

جناب سپیکر!

9۔ جیسا کہ یہ معزز ایوان بخوبی جانتا ہے کہ حکومت گلگت بلتستان کا بجٹ پچھلے مالی سال تک اربوں میں تھا۔ میں یہ اعلان کرتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس کرتا ہوں کہ PTI کی حکومت کے آتے ہی بجٹ میں بھرپور اضافہ کیا ہے اور اربوں سے کھرب کے ہندسے کو پار کر چکا ہے جو کہ مالی سال 21-2020 کے بجٹ سے **54 فیصد** زیادہ ہے جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور اس پر PTI کی حکومت بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔

(حصہ اول)

غیر ترقیاتی میزانیہ تخمینہ سال 22-2021

جناب سپیکر!

10۔ **کل 51 ارب 70 کروڑ 3 لاکھ 98 ہزار** غیر ترقیاتی میزانیہ مالی سال 22-2021 میں سے 33 ارب 19 کروڑ 96 لاکھ 8 ہزار تنخواہ کی مد میں، 13 ارب 40 کروڑ 7 لاکھ 90 ہزار سروس ڈیلیوری اور 5 ارب 10 کروڑ وزیر اعلیٰ کے خصوصی اصلاحات کے مد میں مختص کئے گئے ہیں۔ جس میں سے 47 ارب وفاقی گرانٹ برائے سال 22-2021، 1 ارب 30 کروڑ 3 لاکھ 98 ہزار غیر میزانیہ شدہ رقم سابقہ ادوار، 2 ارب سپلیمنٹری گرانٹ مالی سال 21-2020 کا غیر خرچ شدہ رقم اور 1 ارب 40 کروڑ غیر قابل ٹیکس محاصل تخمینہ برائے مالی سال 22-2021 سے پورے کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

11۔ PTI کی حکومت نے میزانیہ مالی سال 22-2021 کو علاقائی ضروریات اور تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کی کوشش کی ہے۔ بجٹ مالی سال 22-2021 میں جن مقاصد کو اولین ترجیحات میں شامل کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

ا۔ گلگت بلتستان کو فلاحی طرز کی سوسائٹی میں منتقل کرنا

۲۔ بہتر نظام حکومت اور معیاری سروسز (Good governance) کی فراہمی

۳۔ محصولات کے مواقع پیدا کر کے خود انحصاری کی طرف قدم بڑھانا

۴۔ علاقے میں سیاحت دوست پالیسیوں کا اجراء کر کے سیاحوں کو اچھا ماحول فراہم کرنا

۵۔ زراعت اور حیوانات کے شعبے میں اصلاحات

۶۔ دیہات میں سہولیات کو یقینی بنا کر شہروں پر بوجھ کم کرنا

۷۔ پرائیویٹ شعبے میں ملازمت کے مواقع پیدا کرنا

۸۔ لوڈشیڈنگ کی مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لئے اقدامات کرنا

۹۔ صحت کے شعبے میں بہتری کے اقدامات اٹھانا

۱۰۔ تعلیمی شعبے میں Dropout کو کم کرنے کے لئے اقدامات اٹھانا

جناب سپیکر!

12۔ معزز ایوان اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ حکومتِ گلگت بلتستان کے ذرائع آمدن نہ ہونے کے برابر ہیں اور ساتھ ہی حکومت گلگت بلتستان کا کل انحصار وفاقی گرانٹس پر ہے۔ علاوہ ازیں ٹیکس پر بھی 5 سالہ چھوٹ ہونے کے باعث محصول کی مد میں کوئی آمدن حاصل نہیں کی جاسکتی ہے۔ تاہم حکومت نے مالی سال 22-2021 کے لئے نان ٹیکس آمدن کا ہدف سال 21-2020 کے 1 ارب 91 کروڑ 37 لاکھ 11 ہزار سے بڑھا کر 2 ارب روپے مقرر کیا ہے جو کہ رواں مالی سال کے ہدف سے 4.5 فیصد زیادہ ہے۔ حکومت کی بھرپور کوشش ہوگی کہ مقررہ ہدف کو کرونا کے مشکلات کے باوجود بھی حاصل کیا جاسکے۔

13۔ گو کہ گلگت بلتستان سال 2023 تک ٹیکس فری زون کی وجہ سے کوئی ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ تاہم حکومت گلگت بلتستان نے اگلے مالی سال سے غیر مقامی سیاحوں کو Tourist Card متعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے جس سے جس سے نہ صرف گلگت بلتستان کے نان ٹیکس ریونیو میں اضافہ ہوگا بلکہ گلگت بلتستان آنے والے سیاحوں کو بہتر سہولیات فراہم ہونگی۔

جناب سپیکر!

14۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے اپنے منشور میں مقرر شدہ اہداف کے حصول کے لئے مالی سال

2021-22 کے لئے ترجیحات مقرر کی ہیں جن پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے گو کہ ایک خطیر رقم ترقیاتی بجٹ میں مختص کی گئی ہے تاہم ان ترجیحات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے غیر ترقیاتی بجٹ میں سے بھی ایک خطیر رقم مختص کی ہے۔ معزز ایوان کو بخوبی علم ہے کہ علاقہ بنیادی سہولیات سے عاری ہے۔ آئے روز عوام پانی اور بجلی کے لئے دھرنے دیتے ہیں جس سے نہ صرف علاقے کے امن وامان میں خلل پڑتا ہے بلکہ سیاحت کا شعبہ بھی بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ لہٰذا ان مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے چیف منسٹر گلگت بلتستان کی ہدایت پر **Chief Minister** Initiatives کے تحت مختلف شعبوں میں مندرجہ ذیل اقدامات کی جائیں گی۔

نمبر شمار	ترجیحات	مختص شدہ رقم (روپے میں)
1	**چیف منسٹر گرانٹ کے تحت بجلی کے موجودہ سسٹم میں بہتری کے لئے اقدامات:** ان اقدامات کے تحت پہلی فرصت میں گلگت، سکردو اور چلاس میں بجلی کے موجودہ نظام میں بہتری لائی جائے گی۔ جس سے نہ صرف ان علاقوں میں لوڈشیڈنگ کا خاتمہ ہو گا بلکہ نان ٹیکس ریونیو میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ یہ اقدام محکمہ پانی و بجلی کو خود انحصاری کی طرف لے جانے کی ایک کوشش ہے۔ امید ہے کہ مالی سال 2022-23 سے محکمہ کم از کم اپنے 50 فیصد اخراجات خود برداشت کرے گا۔	2 ارب
2.	**چیف منسٹر گرانٹ برائے اصلاحات شعبہ صحت:** ➢ یونیورسل کوریج آف ہیلتھ انشورنس — 55 کروڑ ➢ Specialized Ambulances — 20 کروڑ ➢ DHQ ہسپتال چلانے کے لئے — 70 کروڑ ➢ نادار اور غریب گھرانوں کے میتوں کی شہروں سے ان کے گھروں کی طرف فوری منتقلی کے لئے Mortuary Vans کی خریداری — 5 کروڑ	1.5 ارب
3.	**چیف منسٹر اصلاحات برائے شعبۂ تعلیم:** ➢ دور دراز علاقوں میں واقع سکول جو کہ آبادی سے کم از کم 2 — **45 کروڑ**	50 کروڑ

	کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہوں ان میں پڑھنے والے کلاس ششم، ہفتم اور ہشتم کے طلبہ کے لئے فی کس 1000روپے اور طالبات کے لئے فی کس 1200روپے ماہانہ وظائف دینے کی تجویز ہے۔ ➢ ہر ڈسٹرکٹ کے ایک ایک سکول میں ECD Pilot Project کے لئے 5 کروڑ	
.4	Seed Money برائے غربت مٹاؤ پروگرام (Poverty Alleviation Program) بہ اشتراک EHSAAS Program	5 کروڑ
.5	NATCO کے مختلف بینکوں سے لئے گئے قرضوں کی فوری ادائیگی کے لئے 35 کروڑ 11 لاکھ 50 ہزار مختص کئے جاتے ہیں۔NATCO پر کسی بھی بنک سے آئندہ قرضہ لینے پر مکمل پابندی ہوگی اور NATCO اپنے خود انحصاری کی طرف گامزن ہونے کے لئے جامع اصلاحات متعارف کرائے گا۔	35 کروڑ 11 لاکھ 50 ہزار
.6	خود انحصاری پروگرام کے تحت نیٹکو کے لئے نئے بسوں کی خریداری	20 کروڑ
.7	KCBL کو صوبائی بنک کی طرف منتقلی کے لئے حصص کی خریداری	10 کروڑ
.8	محکمہ پولیس کے لئے Police Mobile Vehicles اور ٹورزم سیکٹر کے فروغ کے لئے Tourist Police Vehicles کی خریداری	10 کروڑ
.9	باغبانی (Horticulture) کے فروغ کے لئے	10 کروڑ
.10	روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے بنکوں کے اشتراک سے نرم شرائط پر نوجوانوں کو E-Commerce اور چھوٹے کاروبار کے لئے خواتین کو قرضوں کی فراہمی	10 کروڑ
.11	پڑھے لکھے نوجوانوں کو کارآمد بنانے کے لئے Polytechnic تعلیمی پروگرام کا اجراء	9 کروڑ 88 لاکھ 50 ہزار

جناب سپیکر!

15۔ مندرجہ بالا CHIEF MINISTER INITIATIVE'S کو عملی جامہ پہنانے کے لئے متعلقہ محکمے جامع پالیسی اور پلان مرتب کریں گے اور ان اہداف کو حاصل کرنے کے لئے Implementation Plan پر فوری طور

پر عمل درآمد کریں گے اور جو محکمہ ان اہداف کو سست روی سے حاصل کرتا ہوا پایا گیا تو اس کے سیکریٹری اور متعلقہ افسران کی نہ صرف جوابدہی ہوگی بلکہ محکمانہ کاروائی بھی عمل میں لائی جائے گی۔ موجودہ حکومت عوام سے کیئے گئے اپنے وعدوں کی تکمیل کے لئے ہر قسم کا سخت فیصلہ کرنے سے دریغ نہیں کرے گی اور کسی بھی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

16۔ پاکستان تحریک انصاف کی صوبائی حکومت کو سرکاری ملازمین کے عمومی مسائل کا ادراک ہے۔ PTI کی حکومت نے وسائل کی کمی کے باوجود سرکاری ملازمین کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ہمیشہ کوشش کی ہے جس کی واضح مثال صوبوں میں سب سے پہلے حکومت گلگت بلتستان نے یکم مارچ 2021 سے 25 فیصد DRA کی منظوری دی۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آنے والے بجٹ 2021-22 میں یکم جولائی 2021 سے مندرجہ ذیل اقدامات کا اعلان کرتے ہیں:

i. سکیل 1 تا 22 کے ملازمین کی جاری بنیادی تنخواہ میں 10 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس دینے کی تجویز ہے۔

ii. جب سرکاری ملازمین کی بات آتی ہے تو غریب اور چھوٹے Contingent Paid ملازمین کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہوگی۔ PTI کی صوبائی حکومت نے ان ملازمین کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2021-22 میں ان ملازمین کی کم از کم اجرت 20 ہزار ماہانہ کرنے کی تجویز دی ہے۔

iii. محکمہ تعمیرات، پانی و بجلی، تعلیم اور مقامی حکومت و دیہی ترقی میں BS-17 سے اوپر کے عہدوں پر کام کرنے والے Architects اور Diploma Holders جو کہ پچھلے سال رہ گئے تھے کو 2017ء کی ابتدائی بنیادی تنخواہ پر 150 فیصد ٹیکنکل الاؤنس یکم جولائی 2021 سے دینے کی تجویز ہے۔

iv. وفاقی حکومت کے طرز پر اردلی الاؤنس 14 ہزار ماہانہ سے بڑھا کر 17 ہزار 5 سو کرنے کی تجویز ہے۔

v. گریڈ 1 تا 5 کے ملازمین کے Integrated Allowance 450 روپے سے بڑھا کر 900 روپے ماہانہ کرنے کی سفارش ہے۔

vi. محکمہ پانی و بجلی کے لائن سٹاف (لائن مین، ہیلپر، ٹربائین آپریٹر اور فورمین) جو کہ براہ راست بجلی کی لائن اور ٹربائنز پر تعینات ہونے کی وجہ سے مستقل اور عارضی معذوری کا شکار ہونے کا اندیشہ رہتا

ہے۔ ان معذور ہونے والے ملازمین کو میڈیکل بورڈ کی سفارش پر مستقل معذور ہونے والے ملازم کے لئے 5 لاکھ روپے اور عارضی معذور ہونے والے ملازم کے لئے 3 لاکھ روپے دینے کی تجویز ہے۔ نیز مستقل معذور ہونے والے ملازم کے ہر بچے کے لئے یونیورسٹی تک فیس کی مد میں مبلغ 12 ہزار روپے سالانہ یکم جولائی 2021 سے دینے کی سفارش کی جاتی ہے۔

vii. گلگت بلتستان پولیس اور بم ڈسپوزل سکواڈ خدمات اور قربانیاں دینے میں ملک کے دوسرے صوبوں کی پولیس سے کسی صورت پیچھے نہیں ہیں لیکن گلگت بلتستان کے اپنے وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ہم وہ مراعات نہیں دے پاتے ہیں جو ملک کے دوسرے صوبوں کی پولیس کو حاصل ہیں۔ تاہم اس دفعہ ہماری حکومت نے گلگت بلتستان پولیس اور بم ڈسپوزل سکواڈ کو یکم جولائی 2021 سے مندرجہ ذیل مراعات دینے کی تجویز رکھی ہے۔

a. موجودہ شہدا پیکیج پر نظر ثانی کرتے ہوئے کم و بیش خیبر پختونخوا پولیس کے منظور شدہ پیکیج کو گلگت بلتستان میں لاگو کرنے کی تجویز ہے۔ جس کی تفصیلات صفحہ نمبر 45 پر لف ہیں۔

b. فٹ کانسٹیبل تا ہیڈ کانسٹیبل تک پولیس جوانوں کو 16 سو روپے اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر تا انسپکٹر تک کے ملازمین کو 2 ہزار روپے ماہانہ رسک الاؤنس دینے کی تجویز ہے۔

c. فٹ کانسٹیبل تا سب انسپکٹر تک ماہانہ راشن الاؤنس 390 روپے سے بڑھا کر 15 سو روپے ماہانہ کرنے کی تجویز ہے۔

d. تمام پولیس ملازمین کو سال میں ایک دفعہ 14 ہزار 4 سو روپے یونیفارم الاؤنس دیگر موجودہ انسپکٹر سے اوپر رینکس کو ملنے والے ماہانہ 12 سو روپے ختم کرنے کی تجویز ہے۔

e. سیزنل پولیس کی موجودہ اجرت 8 ہزار روپے ماہانہ سے بڑھا کر 10 ہزار کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

17۔ عوام کو ان کے روزمرہ مسائل خصوصاً Disaster Related مشکلات کو فوری اور بروقت حل کرنے کے لئے پہلی مرتبہ ڈویژنل کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو Relief Work اور Disaster Related Work کی

انجام دہی کے لئے خصوصی اختیارات اور فنڈز دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کے تحت وہ خود نہ صرف فیصلہ سازی کر سکیں گے بلکہ تمام عمل کی بھی خود نگرانی کریں گے اور اپنے علاقے کے عوام کے سامنے جوابدہ بھی ہونگے۔ فنڈز کو خرچ کرنے کے لئے خصوصی کمیٹیاں بنانے کی سفارش کی گئی ہے۔ ڈویژنل کمشنز اور ڈپٹی کمشنرز نہ صرف خود ان کمیٹیوں کی سربراہی کریں گے بلکہ اپنی سطح پر خود ہی Administrative Approval کا اجرا کر کے کام کو شروع کروائیں گے۔ اور خود اس کا آڈٹ بھی کروانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس کی مزید تفصیل صفحہ نمبر 46 پر درج ہے۔ جس کا فنانس ڈپارٹمنٹ باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کرے گا اور ضرورت پڑنے پر مزید فنڈز کا بھی اجرا کرے گا۔ ان اقدامات سے جہاں عوام کے مختلف مسائل ان کے گھر کے دہلیز پر ہی حل ہونگے وہاں حکومت اور اس کی مشینری کا عوام کے ساتھ رابطہ اور تعلقات بھی بہتر ہوں گے جو اس علاقے کی ترقی میں ایک احسن قدم ثابت ہو گا۔

(حصہ۔دوئم)

گلگت بلتستان کا ترقیاتی میزانیہ برائے مالی سال 22-2021

جناب سپیکر!

18۔ مجھے اگلے سال کے ترقیاتی بجٹ کی تفصیلات بتاتے ہوئے نہایت خوشی اور فخر محسوس ہو رہا ہے۔ میرے لئے اس مختصر وقت میں ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کا احاطہ کرنا ناممکن ہے پھر بھی میں اس معزز ایوان کو چند تفصیلات بتانے کی کوشش کرونگا۔

19۔ آنے والا سال گلگت بلتستان کی تاریخ میں ایک منفرد سال ہو گا چونکہ اس سال سے ترقیاتی وسائل میں اضافے کی وجہ سے گلگت بلتستان میں معاشی سرگرمیوں میں کئی گنا اضافہ ہونے جا رہا ہے۔ گلگت بلتستان کی صوبائی حکومت اور انکے متعلقہ اداروں کی ہمہ وقت کوششوں سے مندرجہ ذیل شعبوں میں ترقی کو تیز تر کیا جا رہا ہے۔ اگلے 5 سالوں میں کئی جامع منصوبے ترجیحی بنیادوں پر مکمل کئے جائیں گے جس پر 2 کھرب 75 ارب کی خطیر رقم خرچ کی جائے گی۔ اس جامع ترقیاتی پلان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

گلگت بلتستان جامع ترقیاتی پلان!

20۔ وزیر اعلیٰ جناب خالد خورشید خان اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی کوششوں سے وفاقی حکومت نے ایک تاریخی جامع ترقیاتی پلان کو منظور کیا ہے جسکے تحت 2.75 کھرب سے بھی زیادہ مالیت کے سماجی ترقی کے منصوبے شروع کئے جارہے ہیں۔ اسکے تحت مواصلات کے شعبے میں GB کو پاکستان کے ساتھ غذر اور استور کے ذریعے بھی منسلک کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ضلع دیامیر کے تانگیر اور داریل کو ایکسپریس وے کے ذریعے KKH سے منسلک کیا جارہا ہے۔ ضلع نگر میں بھی KKH کے متبادل کے طور پر ایکسپرو وے تعمیر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ضلع شگر میں کے۔ ٹوتک روڈ کو اعلیٰ معیار کے مطابق تعمیر کرنے کے لئے فیزیبلٹی پر کام شروع کیا جاچکا ہے۔ سکردو شہر کی عوام کو شتنگ نالہ سے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے بڑے منصوبے کی فیزیبلیٹی سٹڈی کے لئے PC-II منظور ہوچکا ہے۔ ان اقدامات کی بدولت ان تمام اضلاع میں نہ صرف معاشی سرگرمیوں اور GDP کی گروتھ میں کئی گنا اضافہ ہوگا بلکہ سیاحت کا شعبہ بھی موثر انداز میں ترقی کرے گا۔

جناب سپیکر!

21۔ موجودہ حکومت تبدیلی کے نعرے کے ساتھ آئی ہے اور تبدیلی پر یقین رکھتی ہے۔ اس نظریے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل اہم اقدامات اٹھائے گئے ہیں جن کی تکمیل سے نمایاں اور واضح تبدیلی نظر آجائے گی۔

گلگت بلتستان کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کے ماسٹر پلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان نے 3ارب 50 کروڑ کی خطیر رقم مختص کی ہیں۔

جناب سپیکر!

22۔ GB میں بجلی کی طلب اور رسد میں کوئی ملاپ نہیں ہے۔ یہاں چونکہ سردیاں بہت طویل اور سخت ہوتی ہیں لہٰذا عام آدمی کی زندگی اس سے متاثر رہتی ہے۔ سردی کی شدت کو کم کرنے کے لئے عوام کو جنگلات کا بے دریغ کٹاؤ کرنا پڑتا ہے۔ محکمہ جنگلات کے ایک مطالعہ نے یہ بات ثابت کی ہے کہ ماضی کی نسبت جنگلات کا رقبہ بہت کم ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے گلیشئرز جو کہ GB اور پورے پاکستان کے لئے صاف پانی کی فراہمی کا اہم ذریعہ ہیں کے پگھلاؤ کا باعث بنا ہے۔ ان Challenges کو مد نظر رکھتے ہوئے وفاقی حکومت نے اس جامع پلان میں نہ صرف 84 میگا

واٹ کے نئے پن بجلی کے منصوبوں کو منظور کیا ہے بلکہ 20 میگاواٹ ہینزل کے نظر ثانی شدہ (revised) منصوبے کو بھی منظور کیا ہے۔

جناب سپیکر!

23۔ مجھے اس معزز ایوان کو یہ بات بتاتے ہوئے نہایت مسرت ہوتی ہے کہ وفاقی حکومت 180 میگاواٹ سے زیادہ پن بجلی کے منصوبوں پر نہایت تیز رفتاری سے کام کر رہی ہے اور ان تمام منصوبوں کے لئے خاطر خواہ مالی وسائل مختص کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ گھریلو ضروریات میں بجلی کے استعمال کو کم کرنے کے لئے ائیر مکس کے منصوبے کو گلگت کے علاوہ چلاس، سکردو اور ہنزہ تک بڑھایا جارہا ہے۔ اس سے نہ صرف بجلی کی بچت ہوگی بلکہ عام آدمی کا معیار زندگی بلند ہوگا۔

24۔ گلگت بلتستان میں صحت کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے صوبائی اور وفاقی حکومت کوشاں ہیں جس کے تحت جامع ترقیاتی پلان میں گلگت بلتستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ میڈیکل اور نرسنگ کالج کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔ اس نہایت اہم منصوبے کی تکمیل سے جہاں صحت کی بہتر سہولتیں گھر کی دہلیز پر میسر ہونگی وہیں گلگت بلتستان میں بڑھتی ہوئی غیر متعدی بیماریوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے اور ان پر تحقیق کرنے کے مواقع پیدا ہونگے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر سال کئی قابل طلباء وطالبات کو میڈیکل اور نرسنگ میں تعلیم کے مواقع پیدا ہونگے۔مزید برآں گلگت، بلتستان اور دیامر میں ہسپتالوں کو Upgrade کر کے ان میں مزید شعبہ جات کو متعارف کرایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!

25۔ گلگت بلتستان کے ہونہار طلبہ وطالبات کو پاکستان کے بہترین جامعات میں سرکاری خرچ پر تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے لئے سکالرشپ کا منصوبہ منظور کیا گیا ہے۔

26۔ گلگت شہر اور اس کے مضافات میں بڑھتے ہوئے صاف پانی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ایک جامع منصوبے کو جلد منظور کیا جارہا ہے اور ساتھ ساتھ سکردو شہر کے لئے سیوریج کے منصوبے کی بھی تجویز ہے۔

27۔ اس جامع ترقیاتی پلان کے دو مزید ستونوں میں GB میں پرائیویٹ سیکٹر کے اشتراک سے ترقی کو وسعت دینا ہے۔ یہاں اللہ پاک نے بیشمار مواقع دیے ہیں اس لئے نجی شعبہ ترقی کے سفر میں ہم رکاب ہونا چاہتا ہے۔ اس سلسلے

میں پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ اتھارٹی اسلام آباد اور پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ یونٹ گلگت بلتستان میں ایک MoU پر دستخط کر کے پارٹنرشپ کے عمل کو بہتر کیا جارہا ہے۔ پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے تحت 11 منصوبوں میں 90 ارب سے زائد کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ جس سے گلگت بلتستان میں ترقی کی رفتار مزید تیز ہو گی اور روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا ہونگے۔

جناب سپیکر!

28۔ گلگت بلتستان میں پن بجلی کے بے پناہ مواقع ہیں جس سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے GB پاور پالیسی کو جلد منظور کرنے کے لئے صوبائی اور وفاقی حکومت کوشاں ہیں۔

حکومت گلگت بلتستان ٹیلی کمیونیکیشن سیکٹر میں Internet کے بے پناہ فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے 3G اور 4G لائسنسز کو جلد نیلامی کے لئے وفاقی حکومت سے رابطے میں ہے۔اس کے ساتھ ٹیلی کمیونیکیشن کی بہتری کے لئے وفاقی سطح پہ جاری اہم منصوبے USF فنڈ اور Ignite کے دائرہ کار کو گلگت بلتستان تک بڑھایا جائے گا ان اقدامات سے معیاری 3G اور 4G سروس کی فراہمی ممکن بنائی جاسکے گی جس سے نہ صرف اندرون گلگت بلتستان انٹرنیٹ کی Speed بہتر ہوگی بلکہ اور بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی بھی حاصل کی جاسکے گی۔

جناب سپیکر!

29۔ وفاقی حکومت نے پچھلے سال صوبے میں ن لیگ کی حکومت ہونے کے باوجود PSDP کے منصوبوں کی Allocation میں 300 فیصد اضافہ کیا تھا اس سال مزید 100 فیصد اضافہ کر کے 10 ارب سے بڑھا کر 22 ارب کیا گیا ہے۔ جو کہ صرف پچھلے سال کے مقابلے میں 110 فیصد زیادہ ہے اس کے علاوہ دوسرے وفاقی محکموں کے ذریعے بھی گلگت بلتستان میں مختلف سکیموں پر خرچ ہونے کے لئے 3.5 ارب روپے اگلے سال کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

30۔ گلگت بلتستان کے ترقیاتی میزانیہ کو بیان کرنے سے پہلے میں اس سال کے مجموعی ترقیاتی عمل کا احاطہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔امسال بھی ترقیاتی بجٹ محکموں کے ڈیمانڈ کے مطابق جاری کیا گیا ہے۔ 100 فیصد

utilization کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ مجھے یہاں پر یہ بات بتاتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ 19 میں سے 12 محکموں نے ابتدائی تخمینے سے بھی زیادہ بجٹ خرچ کیا ہے جو کہ ایک مثبت پہلو ہے۔

گلگت بلتستان کے تمام اضلاع کے تمام شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کی Master Planning کے منصوبے کا آغاز

31۔ وزیر اعظم پاکستان کی شدید خواہش ہے کہ گلگت بلتستان ایک مربوط منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کو بے پناہ حسن سے نوازا ہے جس کی وجہ سے یہاں سیاحت کے بے شمار مواقع ہیں۔ تاہم جب تک کہ ترقی کے عمل کو ایک مربوط منصوبے کے تحت آگے نہیں بڑھایا جائے گا۔ اس وقت تک یہ شعبہ دیرپا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا وزیر اعظم کی خواہش اور وژن کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک بڑے Village Development Plan کا منصوبہ شروع کیا جائے گا جس کے تحت پایہ دار ترقی کے لئے ایک جامع Master Plan تمام اضلاع کے لئے تیار کی جائے گا اور مستقبل میں تمام ترقی کو اس Master Plan کے ساتھ منسلک کر کے آگے بڑھایا جائے گا۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے 3 ارب 50 کروڑ کا جامع منصوبہ تجویز کیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ کے خصوصی BLOCK ALLOCATION کا قیام

32۔ وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ تمام علاقوں میں یکساں ترقی کو آگے بڑھانے کے لئے ایک جامع پلان کی ضرورت ہے تا کہ بوقت ضرورت حکومت کمزور علاقوں میں Interventions کو شروع کر سکے۔ اس کے لئے وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان نے 5 ارب کی خطیر رقم سے ایک مربوط نظام کا قیام عمل میں لایا ہے۔

غذائیت کی کمی سے نمٹنے کے لئے بنایا گیا یونٹ Scaling Up Nutrition Unit (SUN)

33۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات گلگت بلتستان میں غذائیت کے مخدوش اعداد و شمار میں بہتری لانے کے لیے نیشنل سن یونٹ کا صوبائی برانچ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد میں متعلقہ لائن ڈیپارٹمنٹ کو نیوٹریشن میں بہتری لانے کے لیئے موثر حکمت عملی ترتیب دینے کے لئے تکنیکی سہولت دینا ہے اور حکومتی سطح پر ناقص غذائیت کے پُرخطر اثرات سے بچاؤ کے بارے میں آگاہی دینا ہے۔ پچھلے کئی سالوں میں لائن ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے غذائیت میں

بہتری لانے کے لئے کئی اہم منصوبوں پر پیش رفت ہوئی ہے۔ جن میں گلگت بلتستان نیوٹریشن امپروینٹ پروگرام سر فہرست ہے۔

جناب سپیکر!

34۔ گلگت بلتستان میں بچوں میں خوراک کی کمی، آٹے میں نمکیات کی کمی اور دور دراز علاقوں میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

i. Food Fortification پروگرام کے لئے ADP میں محکمہ خوراک کے ذریعے ایک منصوبہ شروع کیا جارہاہے جس کے تحت تمام فلور ملز کے ذریعے فراہم کردہ آٹے میں بنیادی نمکیات کو شامل کیا جائے گا۔
ii. انتہائی پسماندہ علاقوں میں پائلٹ پراجیکٹ کے تحت سکول کے بچیوں کو دودھ، انڈہ، پھل دیئے جائیں گے اور اس عمل کے کامیاب ہونے کی صورت میں پراجیکٹ کو دوسرے علاقوں تک وسعت دی جائے گی۔
iii. محکمہ EPA کے ایک مطالعے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ گلگت بلتستان میں فراہم کردہ پانی معیاری صحت کے اصولوں کے مطابق نہیں ہے لہٰذا PPP کے تحت تمام تحصیلوں میں صاف پانی کے فراہمی کے لئے پراجیکٹس شروع کئے جارہے ہیں۔

Economic Transformation Initiative (ETI-GB)

35۔ ای ٹی آئی جی بی حکومت گلگت بلتستان کا بارہ ارب روپے پر مشتمل سات سالہ ترقیاتی منصوبہ ہے جس کے تحت 50,000 ایکڑ یعنی 400,000 کنال بنجر زمینوں کو آباد کرنا اور نئی آباد کردہ زمینوں کو 400 کلو میٹر رابطہ سڑکوں کی مدد سے منڈی تک آسان رسائی دینا ہے۔ 12 ارب میں سے اب تک 5 ارب 35 کروڑ (Rs.5.35billion) خرچ کئے جا چکے ہیں۔ مالی سال 2020-21 میں مجموعی طور پر 1 ارب 58 کروڑ روپے (Rs.1.58 billion) کے اخراجات ہوئے جبکہ آئندہ مالی سال 2021-22 کے لئے 2 ارب 28 کروڑ روپے (Rs.2.28 billion) مختص کئے گئے ہیں۔ اب تک آبپاشی اور آبادکاری کی مد میں 76 سکیموں میں سے 47 مکمل ہوئے ہیں جبکہ 29 پہ کام جاری ہے ۔ مجموعی طور پر اب تک 41,840 ایکڑ بنجر زمین کو آباد کیا گیا

ہے۔ جس پر 1 ارب 98 کروڑ روپے (Rs.1.98 billion) کے اخراجات آئے ہیں۔ اسی طرح 384 کلومیٹر (71 سکیموں) رابطہ سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔ اب تک 312 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں جبکہ 72 پر کام جاری ہے جن میں 191 میٹر طویل سات آر سی سی پُل بھی شامل ہیں۔ ان سکیموں پر کل 1 ارب 26 کروڑ (Rs.1.26 billion) کے اخراجات ہوئے ہیں۔

36۔ ویلیو چین ڈیولپمنٹ پروگرام کے تحت 220 ویلیج ایگریکلچر کواپریٹو سوسائٹیز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس سے تقریباً 55,000 زمیندار مستفید ہونگے۔ ای ٹی آئی پروگرام کے تحت گلگت بلتستان میں 25 پھلدار پودوں کے نرسریاں اور 513 خوبانی کے باغات اگائے گئے۔ اب تک 47,798 زمینداروں کی استعداد کار کو بڑھانے کے لئے انہیں تربیت دی گئی ہے اور گلگت بلتستان میں مختلف سکیموں میں مزدوروں کو مزدوری کی ادائیگی کی مد میں اب تک 48 کروڑ 57 لاکھ روپے (Rs.485.72million) ادا کئے ہیں۔

37۔ مالی سال 21-2020 میں ای ٹی آئی جی بی کا کل بجٹ 1 ارب 58 کروڑ روپے (Rs.1.58 billion) تھا جس میں سے اب تک 98 کروڑ 20 لاکھ روپے (Rs.982 million) خرچ ہو چکے ہیں اس سال کل 1,800 ایکڑ زمین کو کوہل کی تعمیر کی مدد سے آباد کرنا تھا جس میں 1,446 ایکڑ زمین آباد کی گئی ہے جبکہ 60.50 کلومیٹر رابطہ سڑک تعمیر کرنا تھا جس میں سے 70 کلومیٹر مکمل کی گئی ہے۔

38۔ آئندہ مالی سال 22-2021 کے لئے 8,160 ایکڑ بنجر زمین کو آباد کرنے کے لئے 92 کروڑ 40 لاکھ کا تخمینہ لگایا گیا ہے جبکہ 88 کلومیٹر رابطہ سڑک کی تعمیر کے لئے 57 کروڑ 50 لاکھ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اسی طرح سے ویلیو چین ڈیولپمنٹ کے لئے آئندہ مالی سال کے لئے 56 کروڑ 20 لاکھ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ مجموعی طور پر آئندہ سال کے لئے کل 2 ارب 28 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

ا۔ شعبہ برقیات (Power Sector):

موجودہ وفاقی حکومت توانائی کے شعبے پر خاص توجہ دے رہی ہے۔ گزشتہ ایک عشرے سے زیادہ عرصے سے زیر التواء پن بجلی کے 3 بڑے منصوبے جن میں 26 میگاواٹ شغرتھنگ جس کی لاگت 10 ارب، 30 میگاواٹ غواڑی جس کی لاگت 17 ارب اور 54 میگاواٹ عطاآباد جس کی لاگت 25 ارب ہے کو بھی منظور کیا گیا اور

ان منصوبوں پر جلد کام کا آغاز ہوگا۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے بجلی کی پیداواری صلاحیت میں مزید 110 میگا واٹ کا اضافہ ہوگا۔اس کے علاوہ 5 ارب روپے کی لاگت سے ریجنل گرڈ کے منصوبے کی منظوری بھی اسی حکومت نے دی ہے جو کہ گلگت بلتستان میں توانائی کے شعبے میں نجی سرمایہ کاری کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں اس بات کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ وفاقی ترقیاتی پروگرام کے تحت جاری منصوبوں میں 16 میگاواٹ نلتر، 20 میگاواٹ ہنزل، 34 میگا واٹ ہرپو اور 4 میگاواٹ تھک چلاس شامل ہیں جن کی کل پیداواری صلاحیت 74 میگاواٹ ہے۔ وفاقی ترقیاتی پروگرام کے تحت گلگت بلتستان میں منظور شدہ منصوبوں کی تعداد 7 ہوگئی ہے جن سے 184 میگاواٹ پن بجلی پیدا ہوگی۔

گلگت بلتستان ترقیاتی پروگرام کے تحت 56 منصوبوں پر کام جاری ہے جن کی کل پیداواری صلاحیت 100 میگاواٹ بنتی ہے۔انشاء اللہ ان تمام منصوبوں کی تکمیل 2025 سے پہلے ہوگی جس سے گلگت بلتستان میں بجلی کی کل پیداواری صلاحیت 284 میگاواٹ تک بڑھ جائے گی جس کی نتیجے میں موسم سرما میں بجلی کی لوڈشیڈنگ میں خاطر خواہ کمی ہو جائیگی۔

جناب سپیکر!

مجھے اس معزز ایوان کو یہ بات بتاتے ہوئے نہایت فخر محسوس ہو رہی ہے کہ اگلے سال اس شعبے میں 26 پن بجلی کے منصوبوں کو مکمل کیا جائے گا جن کے ذریعے 40 میگاواٹ سے زیادہ بجلی سسٹم میں شامل ہو جائے گی جس سے انرجی مکس کا تناسب پن بجلی کی طرف زیادہ ہوگا اور عام اور صنعتی صارفین کو اپنا معیار زندگی بلند کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔

اس وقت گلگت بلتستان کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت گلگت بلتستان میں توانائی کے شعبے میں کل 94 منصوبوں پر کام جاری ہے جن کی کل لاگت 19 ارب سے زیادہ ہے ان میں 56 پن بجلی بنانے کے منصوبے زیر تعمیر ہیں۔ جن کی کل تعمیری لاگت 16 ارب ہے۔ ان تمام منصوبوں کی تکمیل سے 100 میگاواٹ پن بجلی نظام میں شامل ہو جائے گی۔اس کے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں برقی نظام میں جدت لانے اور محصولات کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے موجودہ ترقیاتی پروگرام میں ہر ضلع میں متعدد سمارٹ میٹر (Smart Meter) اور اے۔ بی۔ سی (ABC) کیبل کے منصوبے شامل کئے ہیں۔ محکمہ برقیات گلگت بلتستان نے مالی سال 21-2020 میں بجلی پیدا

کرنے کے کل 4 منصوبے مکمل کئے جن سے کل 4.2 میگاواٹ اضافی بجلی پیدا ہو چکی ہے۔ پن بجلی کے نئے منصوبے لگانے کے لئے موزوں جگہوں کے انتخاب کے لئے Detail Feasibility Studies اور Cost Estimation کے لئے 8 کروڑ سے زائد رقم مختص کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ:

1۔ 100 میگاواٹ KIU اور 80 میگاواٹ پھنڈر کے منصوبوں کی وفاقی حکومت سے منظوری حاصل کی جائے گی۔

2۔ ریجنل گرڈ فیز-II کی 17 ارب کی لاگت سے منظوری لی جائے گی۔

3۔ گلگت بلتستان کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں سمارٹ میٹرز اور اے۔بی۔ سی کیبل کی تنصیب عمل میں لائی جائے گی۔

4۔ توانائی کے منصوبوں کے علاوہ متعدد دیگر منصوبے بھی اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ یہ سکیمیں اگلے مالی سال میں مکمل ہونگی۔ جن کے تحت مختلف اضلاع میں Transmission & Distribution لائنوں کی مرمت، نئی Transmission & Distribution Lines بچھانا، پرانے اور لوڈڈ ٹرانسفارمرز کی جگہ نئے ٹرانسفارمرز لگانا، پرانے میٹروں کی جگہ نئے سمارٹ انرجی میٹروں کی تنصیب وغیرہ شامل ہیں۔

۲۔ شعبہ تعلیم (EDUCATION)

مالی سال 2020-21 میں تعلیم کے شعبے میں بہتری لانے کے لئے 110 نئی سکیمیں ترقیاتی پروگرام میں شامل کیں گئیں۔ ان سکیموں کا مقصد ان جگہوں میں مختلف لیول کے سکول بنانے کے پروجیکٹ شامل تھے جہاں تعلیم کی سہولیات موجود نہیں تھیں۔ تمام ضلعوں کے تعلیمی اداروں میں ناکافی سہولیات کی فراہمی کے لئے ترقیاتی میزانیہ 2020-21 میں پروجیکٹ رکھے گئے تاکہ سکولوں میں واش روم، پینے کے صاف پانی، بجلی اور فرنیچر فراہم کرنا تھا۔

معذور بچوں کو ملک کا کارآمد شہری بنانے کے لئے تمام اضلاع میں معذور بچوں کی تعلیمی مراکز کا قیام۔ شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طالب علموں کے لئے وظائف کا اجراء۔ دیامر مین بچیوں میں شرح خواندگی کو بہتر کرنے کے لئے مزید 25 ہوم سکولوں کا قیام عمل میں لایا جارہاہے اور دیامر میں معیارِ تعلیم کو بہتر کرنے کے لئے ایک خصوصی منصوبے کا اجرا کیا جارہاہے تاکہ تدریسی عملے کی استعداد کار بڑھانے کے لئے ان کی خصوصی ٹریننگ کی جائے۔مزید برآں پہلے سے جاری ہوم سکولز کے اساتذہ کی تنخواہوں کو جاری رکھنے کے لئے ایک منصوبے کو شروع کیا جارہاہے۔

مالی سال 2021-22 کے لئے اہداف:

a. تعلیم کے شعبے کی مزید بہتری کے لئے آئندہ ترقیاتی پروگرام میں 218 منصوبوں پر کام کیا جائے گا جن میں 103 پرانے اور 115 نئے منصوبے شامل کرنے کی تجویز ہے۔ نئی تجویز کردہ سکیموں کی کل مالیت 4 ارب 7 کروڑ بنتی ہے جب کہ آئندہ مالی سال کے لئے اس مد میں 48 کروڑ 45 لاکھ مختص کرنے کی تجویز ہے۔
b. پہلی مرتبہ تعلیمی اداروں میں IT کی تعلیم دینے کے لئے پراجیکٹ رکھے گئے ہیں تاکہ نوجوان IT شعبے کے ساتھ منسلک ہو اور ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
c. HEC کی پالیسی کے تحت کالجوں میں چار سالہ پروگرام متعارف کرانے کے لئے بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا جائے گا۔
d. 7 تحصیلوں میں تیکنیکی تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے سنٹرز بنائے جائیں گے۔
e. اگلے سال کم شرح تعلیم والے علاقوں میں 47 گرلز پرائمری سکول اور 16 بوائز پرائمری سکولز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
f. 60 تعلیم اداروں کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔
g. 6 مڈل سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
h. 4 پبلک سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

i. 5 ڈگری کالجز جن میں سے 3 خواتین کے گرلز ڈگری کالجز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

j. 15 مڈل سکولوں کو ہائی سکول میں اپ گریڈ کیا جائے گا۔

k. 9 ہائی سکولوں کو ہائیر سیکنڈری سکولوں میں اپ گریڈ کیا جائے گا۔

l. خواتین کی سفری مشکلات کم کرنے کے لئے 285 ملین سے زائد رقم خرچ کر کے بسز کا انتظام کیا جائے گا۔

m. تعلیمی اداروں میں سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 8 کروڑ سے زائد کی رقم خرچ کر کے بہترین افرادی قوت کو دستیاب کیا جائے گا۔

n. گلگت میں کالج آف ایجوکیشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

۳۔ شعبۂ صحت (Health Sector):

پائیدار ترقی کے اہداف کا حصول ایک صحت مند معاشرے کے بغیر ناممکن ہے چونکہ بہتر صحت نہ صرف تعلیمی میدان میں کامیابی کا ضامن ہے بلکہ ملک کے سماجی و اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔اسی لئے صحت کے شعبے کو حکومت خصوصی ترجیح دے رہی ہے۔ بہترین طبّی سہولیات اور وبائی بیماریوں کی روک تھام، جدید طبّی آلات کی فراہمی اور صحت کے اداروں کی استعداد کار میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت پہلے سے بھی زیادہ رقم مختص کر رہی ہے۔

گلگت بلتستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ Medical, Dental & Nursing College کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ گلگت بلتستان میں میڈیکل اور نرسنگ کالج کا قیام ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ہر سال اس کالج سے سینکڑوں ڈاکٹرز اور نرسز فارغ التحصیل ہونگے اور ملک و قوم کی خدمت میں اپنا مثبت کردار ادا کریں گے۔اس کے علاوہ گلگت بلتستان کے میڈیکل طلبہ کی سہولت کے لئے ہماری حکومت بڑے ہسپتالوں میں ہاؤس جاب پروگرام شروع کرنے جارہی ہے۔ ہماری حکومت گلگت بلتستان میں پہلی مرتبہ ٹیلی میڈیسن کے تصور کو متعارف کرا رہی ہے۔ اس اقدام کے تحت دور دراز علاقوں کے لوگوں کو ملک کے بہترین ڈاکٹروں/معالجوں تک رسائی حاصل ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام Regional Hospitals کو اپ گریڈ کر کے 500 Bedded کیا جارہا ہے۔ جہاں صحت کی تمام بنیادی وجدید سہولیات Divisional Level پر میسر ہونگی۔ COVID-19 کی موجودہ وبائی صورت حال کو مد نظر

رکھتے ہوئے تمام DHQ اور تحصیل Level کے اسپتالوں کو پوری طرح ضروری سازوسامان سے آراستہ کیا جارہا ہے تاکہ وہ کسی بھی قسم کی وبائی بیماری میں عوام کو بہترین اور جدید علاج و معالجہ کی سہولیات فراہم کر سکیں۔ ADP میں شامل کئے گئے ترجیحات کی تفصیلات درجہ ذیل ہیں:۔

a. تمام Divisional اور DHQ ہسپتالوں کی جدید آلات کی فراہمی اور متعلقہ شعبوں میں ڈاکٹر اور نرس کے عملے کی تعیناتی اس حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

b. حکومت نے پہلی مرتبہ اپنی سروس کو بہتر بنانے کے لئے ICT کی طرف توجہ دی ہے اور پہلی مرتبہ Tele Medicine جیسے سہولیات کا اجراء کر رہا ہے۔ دور دراز علاقے میں بیٹھ کر انٹرنیٹ کے ذریعے مریض نا صرف گلگت شہر کے بہترین ڈاکٹرز سے مشورہ کر سکیں گے بلکہ پاکستان کے بہترین Specialist کے ساتھ Tele Health پروگرام کے ذریعے اپنا علاج کرا سکیں گے۔

c. معاشرے کے غریب طبقے کی اچھی صحت ہماری حکومت کی ترجیح رہی ہے۔ اس ضمن میں پہلی مرتبہ Health Insurance کارڈ مہیا کئے جارہے ہیں جس کے تحت مریض اپنا علاج کسی بھی شہر کے معیاری ہسپتال سے کروا سکے گا۔ اس سہولت سے غریب عوام کا نہ صرف خرچہ بچت ہوگا بلکہ اسے ایک معیاری سہولت بھی مہیا ہو جائے گی۔

d. گلگت بلتستان میں ہنگامی خدمات کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری حکومت مضبوط اور مناسب طور پر ذمہ دارانہ ہنگامی خدمات کا نظام قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایمبولینسز کی خریداری اور ٹراما سنٹر کے قیام کے لئے بھی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

e. COVID-19 کے بڑھتے ہوئے خدشات کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے Infection control اور روک تھام کے لئے ایک مضبوط نظام کے قیام کے لئے پوری طرح پر عزم ہے۔ اس ضمن میں 340 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

f. صحت کے شعبے میں بدلتی ہوئے صورتحال کے پیش نظر ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہماری حکومت گلگت بلتستان میں ٹراما سنٹر، فزیو تھراپی، ٹی۔بی تشخیص وعلاج، ذہنی صحت کی دیکھ بھال، ماں اور بچوں کے صحت کے مراکز کے قیام کے لئے پر عزم ہے۔

اس سال کل 97 نئی سکیمیں تجویز کی گئیں ہیں جن کی کل مالیت 4 ارب 15 کروڑ 97 لاکھ بنتی ہے۔ جن میں 79 نئے طبّی مراکز قائم کئے جائیں گے جبکہ 16 مراکز کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔

- 20 نئے FAPs قائم کئے جائیں گے۔
- 39 C کلاس ڈسپنسریز قائم کی جائیں گی۔
- 5 A کلاس ڈسپنسریز قائم کی جائیں گی۔
- 9 MCH سنٹر قائم کئے جائیں گے۔
- 1 BHU قائم کیا جائے گا۔
- 3 دس بیڈڈ ہسپتال قائم کئے جائیں گے۔
- 2 نئے 20 بیڈڈ ہسپتال قائم کئے جائیں گے۔
- 1 نیا 30 بیڈڈ ہسپتال قائم کیا جائے گا۔
- جبکہ 3 ہسپتالوں کو اپ گریڈ کرکے 50 بیڈڈ کیا جائے گا۔
- 2 ٹراما سنٹرز کو قائم کرنے لئے 95 ملین سے زائد رقم خرچ کی جائے گی۔
- بقیہ 4 اضلاع میں Oxygen generation Plant لگانے کے لئے 200 ملین سے زائد رقم خرچ کی جائے گی۔
- طبعی مراکز میں افرادی قوت کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 12 کروڑ سے زائد رقم خرچ کی جائے گی جبکہ 4 کروڑ سے زائد رقم بائیومیڈکل سامان کی خریداری پر خرچ کئے جائیں گے۔
- گلگت بلتستان کے 3 ہسپتالوں میں ہاؤس جاب کی سہولت مہیا کی جائے گی۔
- سیف الرحمٰن ہسپتال کی اپ گریڈیشن کے لئے 30 کروڑ سے زائد رقم مختص کی گئی ہے۔
- ذہنی امراض سے نمٹنے کے لئے گلگت بلتستان اور دیامر ڈویژن میں یونٹس کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- چلاس میں خواتین اور بچوں کے علیحدہ ہسپتال کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

اس کے علاوہ گلگت بلتستان میں پہلی دفعہ سماجی ہیلتھ پروٹیکشن یونٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

۴۔ محکمہ تعمیرات عامہ:

جناب سپیکر!

محکمہ تعمیرات کے شعبے میں جاری مالی سال کی ADP مین ابتداً 2 ارب 83 کروڑ روپے مختص کیئے گئے تھے۔ تاہم محکمہ تعمیرات عامہ نے انسانی اور تکنیکی وسائل کی کمی کے باوجود ماہرانہ حکمت عملی کو بروئے کار لاتے ہوئے 4 ارب 31 کروڑ سے زائد رقم خرچ کی ہے۔جو کہ ابتدائی مختص شدہ ترقیاتی تخمینہ سے 65 فیصد زیادہ بنتا ہے۔ محکمہ تعمیرات عامہ نے مالی سال 21-2020 میں نہ صرف کام کے معیار کو یقینی بنایا بلکہ مختص شدہ فنڈز سے زیادہ خرچ کر کے ایک ریکارڈ بھی بنایا ہے۔ اس سال محکمہ تعمیرات عامہ نے بہت سے اہم منصوبوں کی تکمیل کو یقینی بھی بنایا جو کہ خوش آئند اور قابل تعریف ہے۔آئندہ مالی سال کے لئے اس شعبہ میں 3 ارب 96 کروڑ سے زائد کی رقم مختص گئی ہے جس کے ذریعے 159 جاری اور 166 نئے منصوبوں پر کام کیا جائے گا۔ جبکہ 50 منصوبوں کو مکمل کیا جائے گا۔

ا۔ آب پاشی نظام:

سالانہ ترقیاتی پروگرام 21-2020 میں اس شعبے کو 6 کروڑ 82 لاکھ روپے مختص کیئے گئے تھے۔ مالی سال 22-2021 کے ترقیاتی پروگرام میں 3 پرانے منصوبوں کے ساتھ 15 نئے منصوبے بھی شامل کرنے کی تجویز ہے جس کے لیئے تقریباً 3 کروڑ 68 لاکھ روپے مختص کیئے گئے ہیں۔

ب۔ فزیکل، پلاننگ و ہاؤسنگ:

اس شعبے میں ترقیاتی سکیموں کی مد میں مالی سال 21-2020 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 56 کروڑ 47 لاکھ روپے رکھے گئے تھے جبکہ محکمے نے اس شعبے میں 91 کروڑ 23 لاکھ سے بھی زیادہ رقم خرچ کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ جس کی بدولت تمام ٹارگٹڈ سکیموں کو مکمل کیئے گئے ہیں۔

اگلے مالی سال کے لئے اس اہم شعبے میں 4 ارب 62 کروڑ 80 لاکھ سے زائد رقم خرچ کر کے 72 منصوبے تجویز کیئے گئے ہیں جس کی لئے اس سال 48 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

اس شعبے میں سب سے نمایاں منصوبہ گلگت شہر اور مضافات کے لئے پانی کی فراہمی کا ہے جس کی لاگت 1 ارب ہے۔ اس کی علاوہ واٹر پمپس کی مرمت کے لئے گلگت اور بلتستان ڈویژن کے لئے ورک شاپ کے قیام کا منصوبہ شامل ہے جس کی مالیت 5 کروڑ روپے تجویز کی گئی۔

پ۔ مواصلاتی نظام:

موجودہ حکومت نے گلگت بلتستان کے مواصلاتی نظام پر خصوصی توجہ دی ہے اس شعبے میں رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں 2 ارب 20 کروڑ روپے رکھے گئے تھے جبکہ محکمہ تعمیرات عامہ نے 3ارب38 کروڑ سے زائد رقم خرچ کر کے نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ جس کی بدولت رواں مالی سال میں28 منصوبے مکمل کئے جاچکے ہیں۔

آر سی سی پل کنوداس تا نلتر (43 کلومیٹر روڈ) منصوبے پر کام کی رفتار نہایت تسلی بخش اور معیار کے مطابق ہے۔ گلگت سے نومل تک سڑک کی تعمیر تقریباً مکمل ہوچکی ہے جس کے بدولت نومل سے گلگت تک کا سفر گھنٹے سے کم ہو کر 20 منٹ کا رہ گیا ہے۔ نومل سے نلتر تک روڈ پر کام جاری ہے اور انشاء اللہ جون 2022 تک منصوبے کو مکمل کیا جائے گا۔ وفاقی حکومت نے اس منصوبے کی اہمیت کے پیش نظر نظر ثانی شدہ رقم کو بھی منظور کیا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے نہ صرف سیاحت کا شعبہ پھلے پھولے گا بلکہ مقامی آبادی کو بھی دشوار اور پر خطر راستے سے نجات مل جائے گی۔

اس سیکٹر میں آئندہ مالی سال میں 166 نئے منصوبے تجویز کئے ہیں جن کی مالیت 11 ارب 66 کروڑ ہے۔ اور اس کے لئے 1 ارب 27 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران اس شعبے میں 50 منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔

۵۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، زکواۃ و عشر، کوآپریٹیوز، نارکوٹکس صوبے کے لئے ریونیو اکھٹا کرنے والا سب سے اہم ادارہ ہے۔ رواں مالی سال کے ADP میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے کل 11 منصوبوں پر تقریباً 3 کروڑ 57 لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے اور 4 سکیموں کو مکمل کیا جائے گا۔

۶۔ محکمہ داخلہ و جیل خانہ جات:

محکمہ داخلہ صوبے میں امن وامان برقرار رکھنے اور ضلعی انتظامیہ کے ذریعے موئثر کوآرڈینیشن اور گڈ گورننس کو یقینی بنانے کا ذمہ دار ہے۔ رواں مالی سال کے ADP میں اس محکمے کے کُل 42 منصوبے شامل ہیں۔ جن کی مجموعی لاگت تقریباً 4 ارب 47 کروڑ سے بنتی ہے۔ ان تمام منصوبوں کی بھر وقت تکمیل کے لئے اگلے مالی سال 22-2021 کے لئے مبلغ 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جبکہ 3 منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔

وفاقی حکومت نے CPEC روٹ ، CPEC/NON-CPEC Projects کے تحفظ کے لئے CPEC Protection Unit کے نام سے ایک پراجیکٹ 2 ارب 6 کروڑ 80 لاکھ کی لاگت سے منظور کیا تھا۔ جس میں انسانی وسائل، سول ورک، گاڑیوں کی خریداری اور اسلحہ کی خریداری کے اجزا شامل تھے۔ مذکورہ پراجیکٹ میں ان اقدامات پر عمل درآمد کرانے کے لئے 521 نفوس پر مشتمل ایک فورس کا قیام بھی عمل میں لایا گیا تھا۔ اس پراجیکٹ میں 1900 ملین روپے تک وفاق سے جاری ہو چکے تھے۔ اس دوران HR کے تنخواہ کی مد میں رکھی گئی ایلوکیشن ختم ہونے اور پروجیکٹ میں رکھے گئے مختلف Equipment وغیرہ کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے پروجیکٹ کو revise کرنے کے ضرورت پڑ گئی۔ لہٰذا حکومت گلگت بلتستان نے 3 ارب سے زائد کا revised PC-I وفاقی حکومت کے پاس جمع کرایا۔ جس میں تنخواہوں کی مد میں آنے والی اضافی رقم کو Co-Financing کے ذریعے شئیر کرنے کی پیشکش کی تھی تاہم CDWP نے اس پیشکش کو قبول کرنے کی بجائے غور و خوص کے بعد پروجیکٹ کے بقایا سول کام کو ایک الگ PC-I کے ذریعے مکمل کرنے کے لئے 500 ملین مختص کرنے کے ساتھ 30 جون 2021 تک پروجیکٹ کی فزیکل اور فنانشل پروگریس کی سطح پر پروجیکٹ کو بند کرنے کا فیصلہ کیا۔

اس دوران پروجیکٹ ملازمین کی تنخواہوں کو Supplement کرنے کے لئے حکومت گلگت بلتستان نے SPU Phase-I کے نام سے ایک سکیم 658.121 ملین کی لاگت کے ساتھ رواں مالی سال کی ADP مین شامل کیا جس میں ابھی تک 115.103 ملین کی رقم تنخواہوں کی مد میں جاری کی گئی ہے۔

تاہم حکومت گلگت بلتستان نے Original سکیم کے اندر منظور شدہ سول ورک کو مکمل کرنے کے لئے مالی سال 22-2021 کی ADP میں ایک سکیم لانے کی تجویز دی ہے۔ اس سکیم کی لاگت 800 ملین ہوگی۔ جس کو

وفاق سے ملنے والے 500 ملین اور رواں مالی سال میں Original سکیم میں جاری کی گئی رقم میں سے غیر استعمال شدہ رقم اور حکومتِ گلگت بلتستان کی جانب سے Co-Financing کی مد میں دی جانے والی رقم سے پوری کی جائے گی۔

چونکہ Original سکیم میں منظور شدہ civil components پر کام تیزی سے جاری ہے اور نئے SPU Phase-II کا پروجیکٹ آنے پر موجودہ ٹینڈرز متاثر اور قانونی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لہٰذا ان پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے حکومت گلگت بلتستان کی خواہش ہے کہ Original سکیم کے تحت جاری کئے گئے ٹینڈرز انہی ٹھیکیداروں کے ذریعے مکمل کئے جائیں۔ اس عمل کو لیگل کور دینے کے لئے حکومت گلگت بلتستان اس معزز ایوان سے ملتمس ہے کہ موجودہ ٹھیکہ داروں کو جن کے پاس Original سکیم کے Civil Work کے ٹھیکے ہیں ان کو نئی سکیم SPU Phase-II میں بھی انہیں ٹھیکیداروں کے ذریعے جاری رکھتے ہوئے کام کو مکمل کرنے کی قانونی اجازت دی جائے تاکہ کام کی رفتار، معیار اور مقدار میں تسلسل برقرار رہے اور مزید تاخیر سے بچایا جاسکے۔ تاہم نئے SPU Phase -II کے پروجیکٹ میں شامل ہونے والے سول کام اور پروکیورمنٹس وغیرہ کو PP Rules, 2004 کے تحت مسابقتی عمل کے ذریعے مکمل کئے جائیں۔

۷۔ محکمہ قانون:

صوبے میں قانون کی عملداری اور موئثر عدالتی نظام کے تحت بروقت انصاف کی فراہمی اس محکمہ کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ رواں مالی سال کی ADP میں محکمہ قانون کو مزید فعال بنانے کیلئے اس شعبے میں کُل 13 منصوبے شامل ہیں۔ اگلے مالی سال 2021-22 کی ADP میں اس شعبے کے لئے مبلغ 14 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جبکہ 5 منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔

۸۔ محکمہ اطلاعات عامہ:

موجودہ دور میں محکمہ اطلاعات حکومت کی سافٹ امیج کی تشہیر اور معاشرے کو غلط کاموں سے روکنے کا ایک اہم اور موثر ذریعہ ہے۔ موجودہ دور میں غیر تصدیق شدہ معلومات کی سوشل میڈیا پر تشہیر کے ذریعے عوام میں انتشار پھیلا کر ترقی کے عمل کو سبوتاژ کیا جاتا ہے۔ معلوماتی محاذ پر جنگ لڑنے کے لئے محکمہ اطلات میں ہنگامی بنیاد پر اصلاحات

کرنا ناگزیر ہے۔ رواں مالی سال کی ADP میں اس شعبے میں کُل 2 منصوبے شامل ہیں۔ جس کے لئے 74 لاکھ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔

۹۔ محکمہ سروسز/انتظامیہ/کیبنٹ:

اس شعبے میں پرانے 8 منصوبوں کے ساتھ 2 نئے منصوبوں کے لئے 4 کروڑ 15 لاکھ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ اس شعبے کے تحت آٹومیشن آف سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن جی۔بی کے نام سے متعلقہ فورم سے 2 کروڑ 74 لاکھ 26 ہزار کی لاگت کا ایک منصوبہ منظور ہوا ہے۔ یہ منصوبہ سرکاری ملازمین کی اہلیت اور سرکاری ریکارڈ کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اپ گریڈ کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں کرونا وائرس کی موجودہ صورت حال کے تحت Visual meetings اور کانفرنس کو بہتر انداز میں منعقد کرنے کے لئے سول سیکریٹریٹ کے کانفرنس ہال اور ساؤنڈ سسٹم کو بھی اپ گریڈ کیا جارہا ہے۔

سرکاری محکموں کے استعداد کار کو بڑھانے کے لئے وقت کے ساتھ اصلاحات کرنا انتہائی ضروری ہے اس امر کو یقینی بنانے کے لئے وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ میں چیف منسٹر ریفارمز یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ان اصلاحات کی فریم ورک کی تیاری اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے رواں مالی سال میں 8 کروڑ 56 لاکھ 75 ہزار لاگت کے ساتھ ایک سکیم ADP 2021-22 میں شامل کی گئی ہے۔

۱۰۔ سماجی بہبود کا شعبہ Social Welfare:

a. گلگت میں شیلٹر ہوم (دارالامان) عمارت کی تعمیر 75 فیصد مکمل ہو چکی ہے۔

b. گلگت میں یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر کی عمارت 95 فیصد مکمل ہو چکی ہے۔

c. گلگت میں بے گھر بچوں کے لئے گھر کے قیام کیلئے اراضی کے حصول کا کام مکمل ہو گیا ہے۔

d. وزیر اعلیٰ پیکج برائے معذور افراد کے تحت 600 معذور افراد مین 2500 ماہانہ 12 ماہ کی امداد فراہم کی گئی ہے۔

e. وزیر اعلیٰ سیلف ایمپلائمنٹ یوتھ لون سکیم پروگرام کے لئے سروس چارجز کی ادائیگی اور اوقاف فنڈ کی تخلیق اور رواں مالی سال میں 23,907 نوجوانوں کو بلاسود قرض فراہم کیا گیا ہے۔

f. گوپس اور خلتی، غذر میں خواتین کے پیشہ وارانہ مراکز کی تعمیر کا کام مکمل ہوا۔

g. Social Development Activities Project کے تحت GB میں 30 نوجوانوں کو 3 ماہ کی آن لائن ای روزگار/فری لانسنگ اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ میں تربیت فراہم کی گئی، 05 یتیم خانوں میں کمپیوٹر، پرنٹرز، کھیلوں کی اشیاء اور لائبریری اشیاء فراہم کی گئی۔

h. دیامر میں خواتین دستکاری مراکز کی 85 فیصد تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

مالی سال 2021-22 کے لئے اہداف:

a. اسکردو اور دیامر میں ویمن ڈویلپمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے ضلعی دفاتر کا قیام، ترقیاتی اسکیم کے تحت دونوں اضلاع میں 2 اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور دیگر عملے کی تقرری۔

b. گلگت بلتستان میں خواتین کو با اختیار بنانے کے لئے قانون سازی کرنا۔

c. گلگت بلتستان کے ہر ضلع میں ماڈل ووکیشنل سنٹر کا قیام

d. جی۔بی میں معاشرتی شمولیت اور ہیلپ لائن کے قیام کے ذریعے خواتین کو صنف کی بنیاد پر تشدد سے تحفظ دینا۔

e. جی۔بی میں ویمن اینڈ چلڈرن لائبریری کا قیام۔

f. گلگت میں چائلڈ پروٹیکشن ڈائریکٹوریٹ کا قیام اور گلگت کے ڈویژنوں میں چلڈرن پروٹیکشن یونٹ اسکردو اور دیامر۔

g. معذور افراد کے لئے بحال/زندگی کے اب بھی مراکز کا قیام

h. گلگت بلتستان میں پاپولیشن ویلفئیر ڈائریکٹریٹ کے قیام کا منصوبہ

١١۔ شعبہ دیہی ترقی LG&RD:

گلگت بلتستان کابینہ کے چوتھے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی گلگت بلتستان کا سالانہ دیہی ترقیاتی پروگرام 2020-21 کے عملدرآمد کے لئے گلگت بلتستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2014 میں ضروری ترامیم کی جائیں۔ جس پر محکمہ ھٰذا نے عملدرآمد کرتے ہوئے ضروری ترامیم کا مسودہ کابینہ کو ارسال کر دیا ہے۔ کابینہ کے حالیہ میٹنگ میں ترامیمی بل کے مسودہ کی منظوری دی جا چکی ہے جسے گلگت بلتستان اسمبلی میں منظوری کیلئے جلد پیش کیا جائے گا۔

21-2020ء میں بڑے منصوبوں کی تکمیل کا جائزہ:

ا۔ پبلک لائبریری دیامر، سکردو، گھانچے کے منصوبہ جات کی تکمیل۔
۲۔ میگا ڈجیٹل سکرین ویلی پروفائل بورڈ اور واش فیسلیٹز گلگت منصوبہ جات کی تکمیل۔
۳۔ سٹریٹ لائٹ و پختہ فرش کے منصوبہ جات گاہکوچ گوپس وتاؤس یاسین وچٹور کھنڈ کی تکمیل۔
۴۔ محکمہ LG&RD آفس گاہکوچ کی تکمیل۔
۵۔ وزیر اعلیٰ ترقیاتی پروگرام کے تحت مختلف تین سکیموں کی تکمیل۔

22-2021 کی ترجیحات:

a. 2025 کے ویژن اور SDG کے اہداف کے حصول کو مد نظر رکھتے ہوئے پینے کے صاف پانی اور حفظان صحت کے منصوبوں کی دور دراز علاقوں تک توسیع۔
b. عوامی شراکت داری کے تحت صاف پانی کے منصوبوں کی تکمیل۔
c. زیر تعمیر بس سٹینڈز/سبزی منڈیوں کے منصوبہ جات کی تکمیل۔
d. تمام اضلاع کے شہروں میں صفائی و ستھرائی کیلئے خصوصی اقدامات۔
e. باب نگر، دیامر اور غذر کی تعمیر۔
f. زیر تعمیر چلاس، ہنزہ، غذر، شگر، کھرمنگ اور گھانچے میں قصاب خانوں کی تکمیل کیلئے اقدامات۔
g. توسیع یونین کونسل آفسز گلگت بلتستان۔
h. خصوصی منصوبہ جات وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان پروگرام کے تحت مختلف منصوبوں پر کام کا آغاز۔
i. کھیل و ثقافت کے منصوبہ جات۔
j. پانی کے میعار کو چیک کرنے کیلئے گلگت، سکردو، اور دیامر میں موجودہ لیبارٹریوں کی توسیع و ترقی کیلئے اقدامات۔

مختلف نوعیت کے نئے بڑے منصوبوں کے قیام کیلئے اقدامات جن سے گلگت بلتستان کے عوام الناس مستفید ہو سکیں۔

(Natural Resource Management)

جناب سپیکر!

39۔ گلگت بلتستان کے 80 فیصد سے زیادہ آبادی کا انحصار قدرتی وسائل پر ہے۔ان ذرائع میں زراعت، معدنیات، ماہی پروری اور جنگلات و جنگلی حیات شامل ہیں۔رواں مالی سال میں اس شعبے کی ترقی کے لئے ہماری حکومت نے اہم اقدامات اٹھائے ہیں۔ جن کی وجہ سے اس شعبے نے قابل قدر ترقی حاصل کی ہے۔ اس اہم شعبے کے ذیلی محکمہ جات کے محاصل و کارکردگی کچھ اس طرح سے ہے:

۱۲۔ شعبہ زراعت، امور حیوانات و ماہی پروری:

محکمہ زراعت نے رواں مالی سال 21-2020 میں اعلیٰ نسل کے پودوں کی پیداوار میں اضافے کے لیے تقریبا 1 لاکھ 25 ہزار کے اعلی نسل کے پھل دار پودے رعایتی نرخوں پر زمینداروں میں تقسیم/فروخت کئے۔ اس کے علاوہ 130 سے زیادہ نمائشی باغات کا قیام، 12 ٹن سے زیادہ اعلیٰ نسل کے مختلف فصلوں کے بیج کی پیداوار ۔ مالی سال 22-2021 میں اہم اہداف کے حصول کے لئے اس شعبہ میں 53 نئے منصوبے جن کی کل مالیت 2 ارب 49 کروڑ روپے بنتی ہے تجویز کئے گئے ہیں اور اس شعبہ کے لئے مختص کردہ رقم کی مالیت 24 کروڑ 10 لاکھ ہے۔ان اہم منصوبوں میں:

- 14 کروڑ کے کولڈ سٹوریج سنٹر گلگت اور سکردو شہر میں
- 16 کروڑ مالیت کے Value Chain Addition for Buck wheat and barley
- Innovative Research System in GB کے لئے 10 کروڑ
- Promotion of Diary Activities in GB مالیت 30 کروڑ

۱۳۔ شعبہ جنگلات و جنگلی حیات وماحولیات:

حکومت کی خالصہ بنجر اراضیات اور نجی زمینوں پر وزیر اعظم پاکستان کے "ٹین بلین ٹری سونامی پروگرام" کے تحت اگلے 4 سالوں میں 17 کروڑ پودوں کی شجرکاری اور سڑکوں کے کنارے سلوپ پلانٹیشن میں اضافہ کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ گلگت بلتستان کے مزید علاقوں کو Community controlled Area قرار دیا جائے گا تاکہ

جنگلی حیات پورے گلگت بلتستان غیر قانونی شکار سے محفوظ ہو سکے۔ اگلے مالی سال کے لئے اس شعبے میں 15 نئے منصوبے تجویز کئے گئے ہیں 8 کروڑ 81 لاکھ مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۱۴۔ شعبہ معدنیات و صنعتی ترقی:

گلگت بلتستان میں موجود معدنی ذخائر کی دریافت اور منصوبہ بندی کے لئے مالی سال 21-2020 میں 6 کروڑ 25 لاکھ لاگت کی 11 سکیموں کو فنڈ کیا گیا تھا جب کہ آنے والے سال کے لئے مزید 16 نئے سکیموں کو شامل کر کے 7 کروڑ 11 لاکھ سے زائد کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۱۵۔ شعبہ سیاحت و ثقافت و کھیل و امور نوجوانان:

گلگت بلتستان کی ترقی میں شعبۂ سیاحت ریڑھ کی ہڈی کے حیثیت رکھتا ہے۔ اس شعبہ کی ترقی اور ملکی و غیر ملکی سطح پر اجاگر کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ موجودہ وبائی بحران کے پیش نظر خصوصی SOPs مرتب کئے ہیں تاکہ سیاحت کا شعبہ کم سے کم متاثر ہو۔ مالی سال 22-2021 میں اس شعبے کے 30 جاری اور 9 نئے منصوبوں کے لئے 16 کروڑ 48 لاکھ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ مجوزہ سکیموں کی تکمیل سے نہ صرف سیاحت کا شعبہ ترقی کرے گا بلکہ علاقے میں روزگار کے مواقع بھی پیدا ہونگے۔

۱۶۔ شعبہ خوراک:۔

محکمہ خوارک گلگت بلتستان میں گندم کی تقسم عوام الناس کی دہلیز پر کرنے کے لیے 73 گوداموں کے کرایہ کی مد میں لاکھوں روپے سالانہ خرچ کر رہی ہے۔ جسکی صوبائی حکومت کے مالی امور پر بالاشبہ بوجھ ہے۔ اس لئے محکمہ خوارک اس سال ایک ترقیاتی سکیم کے زریعے سے ان کرایے کے گوداموں کو حکومتی سطح پر تعمیر کر کے محکمہ کا اثاثہ بنانے کے ساتھ ساتھ عوام الناس کو مستفید بھی کرنے کی اقدامات کیے جائینگے۔ نیز گلگت بلتستان میں تمام ڈویژوں میں ڈائیریکٹریٹ کے دفاتر بھی بنانے کے اقدامات کیے جائینگے۔

محکمہ خوارک گلگت بلتستان میں معیاری اشیاء خوردنوش کے دستیابی کو یقینی بنانے نیز غیر معیاری اشیاء کو مارکیٹ سے تلف کرنے اور ملوث افراد کو سزاء دینے کیلیے گلگت بلتستان فوڈ ایکٹ آخری مراحل میں ہے جس کو اسمبلی

سے منظور کرا کے اس پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائیگا۔ جس سے گلگت بلتستان میں غیر معیاری اشیائے خورد نوش کے استعمال کرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا تدارک ممکن ہو گا۔

محکمہ خوراک گلگت بلتستان WHO کے رپورٹ کے مطابق گلگت بلتستان کے بچوں اور حاملہ عورتوں میں خون کی کمی وجہ سے اموات میں اضافہ کے تدارک کے لیے تمام فلور ملوں میں Iron fortification system نصب کرنے کے لیے ایک ترقیاتی سکیم متعارف کرا رہا ہے جس میں 40 فیصد حصہ گلگت بلتستان کا اور 60 فی صد حصہ FFP برداشت کرے گی۔ اس سکیم کے زریعے سے سبسڈی آٹے میں Iron کی مناسب مقدار شامل کی جائے گی جس سے شرح اموات میں کمی کے ساتھ ساتھ صحت مند معاشرے کی تکمیل کے لیے بھی مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ 2 کروڑ 50 لاکھ کی لاگت سے گندم کی ترسیل کو بہتر اور شفاف بنانے کے لئے Food Management Information System متعارف کرایا جارہا ہے۔

۱۷۔ گلگت و سکردو ڈیویلپمنٹ اتھارٹی:

گلگت اور سکردو ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے لئے آئندہ مالی سال میں 24 کروڑ کی بلاک ایلوکیشن تجویز کی گئی ہے۔

(حصہ سوئم)

ریگولیشنز (Regulations)

جناب سپیکر!

40۔ معزز ممبران کو بخوبی علم ہے کہ گلگت بلتستان میں پراجیکٹس پر عدم توجہی کی وجہ سے انتہائی سست روی کا شکار ہو کر بار بار Revise کرنے پڑتے ہیں بلکہ Sick ہو کر کھنڈرات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ محکمہ پانی و بجلی اور تعمیرات عامہ غیر ترقیاتی بجٹ میں بغیر مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بغیر بے حساب Liabilities پیدا کر کے خزانے پر ختم نہ ہونے والا بوجھ ڈالتے ہیں۔ مختلف محکموں میں کنٹنجنٹ اور کنٹریکٹ بنیادوں پر بے دریغ ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں جو بعد میں نہ صرف مستقل ہو جاتے ہیں بلکہ عدالتوں کے ذریعے back benefits بھی حاصل کرتے ہیں ۔چونکہ حکومت گلگت بلتستان کے پاس محدود مالی وسائل ہیں۔ ان کی حفاظت اور انہیں ضائع ہونے سے بچانے کے

لئے اقدامات اٹھانا ناگزیر ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ریگولیشنز (Regulations) ترتیب دی گئی ہیں جن کو فنانس بل کے ذریعے تحفظ دینے کی سفارش کی جاتی ہے۔

- یکم جولائی 2021ء کے بعد غیر ترقیاتی بجٹ میں کنٹریکٹ اور کنٹیجنٹ میں بھرتی پر مکمل پابندی عائد ہوگی۔ انتہائی ناگزیر وجوہات میں گلگت بلتستان کابینہ سے خصوصی منظوری کے بعد ان بھرتیوں کی گنجائش ہوگی۔ مبینہ تاریخ کے بعد مذکورہ شرط کو پورا کئے بغیر بھرتی ہونے والے ملازمین کسی اجرت کے حقدار نہیں ہونگے اور نہ وہ کسی عدالت سے رجوع کرنے کے حق دار ہونگے۔ کیونکہ کسی بھی Contract Employee یا CPS کو کورٹ کے آرڈر کے ذریعے مستقل کرنا Fundamental Rights کی خلاف ورزی ہے۔ اس عمل سے تعلیم یافتہ اور ہونہار نوجوانوں میں نہ صرف مایوسی پھیلتی ہے بلکہ وہ ملک دشمن اور غیر صحتمندانہ سرگرمیوں کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اس فنانس بل کے ذریعے آئندہ صرف اور صرف محکمانہ procedure کے تحت ہی مستقل بھرتیاں کرنے کی تجویز دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر!

i. محکمۂ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں ریگولر گرانٹ اِن ایڈ اور ترقیاتی بجٹ میں ہر قسم کی بھرتیوں پر یکم جولائی 2021 سے مکمل پابندی عائد ہوگی۔ البتہ اس کا اطلاق PSDP/ADP کی سکیموں میں بھرتیوں پر نہیں ہوگا۔

ii. متعلقہ ایڈمنسٹریٹیو سیکریٹری ریگولر بجٹ کے Repair and Maintenance Head میں کوئی بھی کام کرنے کے لئے ضابطے کی کاروائی مکمل کر کے Administrative Approval جاری کرنے کا مجاز ہوگا۔ Administrative Secretary سے پیشگی اجازت حاصل کئے بغیر کوئی بھی مرمتی کام شروع نہیں کیا جاسکے گا۔ کوئی کام بغیر پیشگی Administrative Approval شروع کرنے پر متعلقہ سب انجینئر، اسسٹنٹ ایگزیکٹیو انجینئر اور ایگزیکٹیو انجینئر کے خلاف E&D Rules کے تحت نہ صرف تادیبی کاروائی عمل میں لائی جائے گی بلکہ مجوزہ غیر قانونی Liability کو بھی ان کی جیب سے وصول کیا جائے گا۔

iii. خدانخواستہ کسی ہنگامی صورت حال میں چیئرمین ڈپٹی ڈائریکٹر ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی / ڈپٹی کمشنر بذات خود سائٹ کا معائینہ کئے بغیر کوئی ہنگامی حالت نافذ نہیں کرے گا۔ ہنگامی حالت نافذ کرنا ہو تو بذات خود

سائٹ کا جائزہ لینے کے بعد تصویری ثبوت کے ساتھ ہنگامی حالت نافذ کر کے محکمۂ ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی کے ذریعے متعلقہ Administrative Secretary کو Administrative Approval جاری کرنے کی درخواست کرے گا۔

iv. کوئی بھی انتہائی اشد ضروری (Extreme Urgent) مرمت کا کام جو کہ رول (iii) 42-D پبلک پروکیورمنٹ رولز 2004 کے زمرے میں آتا ہو شروع کرنے سے پہلے متعلقہ رول کے تحت اس کی ضرورت کو قانونی تقاضوں کے مطابق اجاگر کئے بغیر شروع نہیں کیا جائے گا۔ متعلقہ ایگزیکٹیو انجنئیر انتہائی ضروری اور اہم مرمتی کام کو قانونی تقاضوں کے مطابق اجاگر کر کے تصویری ثبوت کے ساتھ متعلقہ Administrative Secretary کو Administrative Approval جاری کرنے کی درخواست کرے گا۔ متعلقہ Administrative Secretary درخواست کا جائزہ لے کر اگر درخواست حقائق پر مبنی ہو تو Administrative Approval جاری کرے گا۔ Administrative Approval لئے بغیر مکمل کئے ہوئے اشد ضروری اور اہم مرمتی کام کے بقایا جات کسی بھی فورم پر ادائیگی کے لئے پیش نہیں کئے جا سکیں گے۔ متعلقہ سب انجینئر، اسسٹنٹ ایگزیکٹیو انجینئر اور ایگزیکٹیو انجینئر کے خلاف E&D Rules کے تحت نہ صرف تادیبی کاروائی عمل میں لائی جائے گی بلکہ غیر قانونی طور پر پیدا کی گئی Liabilities بھی ان کی جیب سے وصول کی جائیں گی۔

v. متعلقہ Administrative Secretary کسی بھی ہنگامی (Emergency)، انتہائی اشد ضروری (Extreme Urgent) اور قدرتی آفات (Disaster) کے زمرے میں آنے والے مرمتی کام کی انجام دہی کے لئے جاری کئے گئے Administrative Approval کے دو ماہ کے اندر اندر تمام ضروری کاغذات اور متعلقہ سائٹ کی کام شروع کرنے سے پہلے کی، دوران کام اور اگر مکمل کیا ہو تو مکمل کرنے کے بعد کے تصویری ثبوت کے ساتھ محکمہ خزانہ کو فنڈز جاری کرنے کی درخواست کرے گا۔ معینہ مدت کے بعد وصول ہونے والے کیسز (Cases) پر غور نہیں کیا جائے گا۔ متعلقہ ٹھیکیدار اس عمل کو کسی بھی عدالت میں اپیل یا چیلنج نہیں کر سکے گا۔

vi. سرکاری محکمے کچھ امور کی انجام دہی کے لئے مالی اخراجات کرنے کے لئے وضع کردہ طریقہ کار یعنی پری آڈٹ سسٹم کو اپنانے کی بجائے محکمہ خزانہ سے فنڈز کے پیشگی اجراء (Advance Drawal) کے خواہش مند رہتے ہیں جس سے نہ صرف مالی نظم وضبط برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے بلکہ وقت میں پیشگی اجراء کئے گئے فنڈز کی مد میں حساب جمع کرانے میں تاخیر کی وجہ سے AG آفس میں حساب کتاب کو مکمل کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس لئے حکومت گلگت بلتستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فنڈز کے پیشگی اجراء پر سوائے مندرجہ ذیل عوامل کے یکم جولائی 2021 سے مکمل پابندی عائد ہو گی:

a. ہنگامی (Emergency) صورت حال مثلاً قدرتی آفات، تباہی، حادثات، جنگی حالت اور ہنگامی حالات جس کی وجہ سے غیر معمولی حالات پیدا ہوں اور فوری اقدامات کا متقاضی ہو تاکہ انسانی ضیاع اور جائیداد کو بچایا جاسکے۔

b. ناگزیر مواقع جو کہ متعلقہ دفتر کو پہلے سے ادراک نہیں تھا۔

c. ایسی سرمایہ کاری یا سپیشل گرانٹ جو کہ کابینہ سے منظور ہو مثلاً Endowment Fund وغیرہ۔

مندرجہ بالا عوامل میں سیکرٹری خزانہ گلگت بلتستان منظور شدہ بجٹ کے اندر رہتے ہوئے فنڈز کے پیشگی اجراء کے لئے مجاز اتھارٹی ہونگے۔

جناب سپیکر!

41۔ علاوہ ازیں درج ذیل سکیمیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں لیکن بد قسمتی سے ٹھیکیداروں کی غفلت کی وجہ سے پچھلے کئی سالوں سے درج ذیل اہم ترقیاتی منصوبوں پر کام غیر فعال ہے۔ ان منصوبوں کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اور متعلقہ ٹھیکیداروں کے ان منصوبوں پر کام کو مکمل کرنے میں ناکامی کی وجہ سے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ ان منصوبوں کے ٹھیکیداروں کو دیئے گئے ورک آرڈر 30 جون 2021 کی فزیکل اور فنانشل پروگریس کے مطابق مجوزہ Agreements اور Code/Law کے متعلقہ سیکشنوں / آرٹیکلز کے تحت بند کر دیئے جائیں اور بقایا کام کو مسابقتی عمل کے ذریعے نئے ٹھیکیداروں سے مکمل کرایا جائے۔ تمام متعلقہ محکمے اس سلسلے میں ضروری اقدامات کریں گے۔

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ لاگت (ملین روپے میں)
1	دریائے سندھ پر بونجی میں 140 میٹر سپین (RCC (Class-70 پل کی تعمیر	273.850
2	24 انچ (600 mm) ڈایا پائپ لائین کے ذریعے تھک نالا چلاس سے چلاس شہر کو پانی کی سپلائی	196.000
3	DHQ ہسپتال چلاس کی 100 بستر سے 200 بستر میں ترقی	362.345

42۔ لہٰذا ان منصوبوں کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سفارشات منظوری کے لئے پیش کرتی ہے:

i) مذکورہ بالا منصوبوں کے ٹھیکیداروں کو دیئے گئے ورک آرڈر 30 جون 2021 کی فزیکل اور فنانشل پروگریس کے مطابق مجوزہ Agreements اور Code/Law کے متعلقہ سیکشنوں / آرٹیکلز کے تحت بند کردیئے جائیں اور بقایا کام کو مسابقتی عمل کے ذریعے نئے ٹھیکیداروں کو دیا جائے۔

ii) ان سکیموں پر عدم توجہی برتنے کے ذمہ دار افسروں کے خلاف انکوائری کر کے کاروائی کی جائے۔ مجوزہ انکوائری میں اگر ٹھیکیدار قصوروار ثابت ہوئے تو ان کے خلاف ضابطے کی کاروائی مکمل کر کے ان ٹھیکیداروں/فرموں کو تاحیات Blacklist کر دیا جائے گا۔

iii) کسی بھی منصوبے پر کام سے زیادہ ادائیگی کی صورت میں متعلقہ ٹھیکیدار رقم کی اصل قدر کے مطابق واپس کرنے کا پابند ہوگا۔ بصورت دیگر متعلقہ ڈپٹی کمشنر/ کلیکٹر لینڈ ریوینیو ایکٹ کے تحت اس رقم کی وصولی کرے گا۔

43۔ ماضی کے حکومتوں کی عدم توجہی کی وجہ سے گلگت بلتستان Sick Projects کا مسکن بن گیا ہے۔ ایک جائزے کے مطابق کل 123 سکیمیں Sick تھیں جن میں سے 73 سکیمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام سے خارج ہوچکی ہیں جبکہ 31 سکیموں پر کسی حد تک کام کا آغاز ہوچکا ہے۔ چونکہ ان سکیموں پر قومی خزانے کی ایک کثیر رقم خرچ ہوچکی ہے اس لئے حکومت کی خواہش ہے کہ ان sick سکیموں پر ایک جامع انکوائری کر کے ذمہ دار افراد کا تعین کریں گے اور ان کے خلاف E&D Rules کے تحت تادیبی کاروائی کی جائے گی اور متعلقہ ٹھیکیداروں کی غفلت ثابت ہونے پر ان

کو بلیک لسٹ کر کے آئندہ کے لئے کسی بھی ٹنڈر میں شامل ہونے پر پابندی عائد کی جائے گی۔ ضرورت پڑنے پر منصوبوں کے ٹھیکیداروں کو دیئے گئے ورک آرڈر 30 جون 2021 کی فزیکل اور فنانشل پروگریس کے مطابق مجوزہ Agreements اور Code/Law کے متعلقہ سیکشنوں /آرٹیکلز کے تحت بند کر دیئے جائیں اور بقایا کام کو مسابقتی عمل کے ذریعے نئے ٹھیکیداروں سے مکمل کرایا جائے تاکہ خرچ شدہ سرمائے کا ضیاع نہ ہو۔ جس کے لئے معزز ایوان سے توثیق درکار ہے۔

44۔ حکومت گلگت بلتستان اس معزز ایوان سے ملتمس ہے کہ revised budgets estimates 20-21 اور Budget Estimates 2021-22 کی منظوری دیتے ہوئے درجہ بالا ریگولیشنز بھی منظور کر کے اسمبلی بل کے ذریعے تحفظ دے کر محکمۂ خزانہ گلگت بلتستان کو نوٹیفیکشن جاری کرنے کے احکامات دئے جائیں۔

جناب سپیکر!

45۔ میں جناب وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان، چیف سیکرٹری، ایڈیشنل چیف سیکرٹری، سیکرٹری مالیات، محکمہ مالیات، محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات اور تمام متعلقہ محکمہ جات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی انتھک محنت کے بغیر نہ غیر ترقیاتی و ترقیاتی بجٹ میں اضافہ ممکن تھا نہ جامع ترقیاتی پلان کی منظوری اور 2020-21 ADP کے تمام وسائل کی Utilization ممکن تھی۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ترقی کے اس سفر میں ہم تمام ہم رکاب ہونگے اور اسے تیز تر کیا جائے گا۔

46۔ میں آپ کا، تمام معزز ممبران کا اور اسمبلی ہال میں موجود سامعین کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ مجھے تحمل سے سنا اور اپنی تقریر بغیر کسی رکاوٹ کے ختم کرنے کا موقع فراہم کیا۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

گلگت بلتستان پائندہ باد   پاکستان زندہ باد

PROPOSED SHUHADA PACKAGE FOR GB POLICE

CATEGORY/DESCRIPTION	PROPOSED SHUHADA PACKAGE	
Lump sum grant (Cash component)	**Ranks**	**(Rs. In Million)**
	FC/HC/ASI/SIP/IP	10.000
	DSP/ASP	15.000
	SP/SSP/DIG & ABOVE	20.000
Permanent incapacitation	Existing rates of Rs. 0.500 million be kept intact	
Temporary incapacitation	Existing rates of Rs. 0.300 million be kept intact	
Accommodation	The official residence, being occupied at the time of Shahadat, will be retained by the family of Shaheed Police officer/official till the date of superannuation of Shaheed	
Allotment of plot or cash compensation in lieu of plot/house etc.	**Rank**	**(Rs. In Million)**
	FC-HC	1.100
	ASI/SIP/IP	2.200
	DSP/ASP & Above	5.500
Employment on family claim basis	Either the spouse or one child of the deceased Government servant shall be given employment in the Government provided she/he is qualified for the post not above the rank and pay of BPS-16	

CATEGORY/DESCRIPTION	S. #	Class	Ceiling
Education of Children of Shaheed	The Children of Shaheed Police personnel would be provided free education from Primary to post Graduate level and all expenses in the context shall be borne by the Government as given below		
	For Government Education System		
	S. #	**Class**	**Ceiling**
	i	Class 1 – 8	Rs. 6,000/- per annum
	ii	Class 9 – 10	Rs. 18,000/- per annum
	iii	HSSC Level	Rs. 24,000/- per annum
	iv	Under Graduate Level	Rs. 48,000/- per annum
	v	Post Graduate level	Rs. 72,000/- per annum
	For Private Education System		
	S. #	**Class**	**Ceiling**
	i	Class 1 – 5	Rs. 18,000/- per annum
	ii	Class 6 – 8	Rs. 24,000/- per annum
	iii	Class 9 – 10	Rs. 36,000/- per annum
	iv	HSSC Level	Rs. 48,000/- per annum
	v	Under Graduate Level	Rs. 96,000/- per annum
	vi	Post Graduate level	Rs. 1,44,000/- per annum
Pay and Allowances to the family of Shuhada	Grant of full pay and allowances (except conveyance allowance) including annual increments to the families of Shuhada at the revised rates as admissible to all Government Servants till the date of superannuation.		
Pension Benefits	On retirement at the date of superannuation of Shaheed Police Personnel, his/her spouse/legal heirs (as specified in Civil Pension Rules) would be entitled to full pensionary benefits.		
Health	Free health facilities shall be provided to the family of shaheed at any Government Hospital or elsewhere as per rules.		

Relief & Disaster Mitigation Work through Commissioners & Deputy Commissioners

Propose Allocation of funds at the disposal of Commissioners and Deputy Commissioners to undertake emergent nature Relief & Disaster Mitigation Works as per details below:

S. No	Authority	Proposed Allocation	Total Financial Implication
A. Relief Work On Demand			
1	Commissioners (3-Divisions)	5.000	15.000
2	Deputy Commissioners (10-Districts)	2.500	25.000
	Total:		**40.000**
B. Disaster Mitigation Work			
1	Commissioners (3-Divisions)	5.000	15.000
2	Deputy Commissioners (10-Districts)	2.500	25.000
	Total:		**40.000**
Grand Total			**80.000**

1. **Scope**
   - Repair/Maintenance of link roads, streets, culverts, head works, water channels, water courses, drains, water supply/sanitations, primary schools, madrasa schools, vocational centers, dispensaries and libraries.
   - Construction of minor protective bunds, compound walls around grave yards, public libraries, public parks, play grounds, public toilets.
   - Provision/supply of water coolers to schools and vocational centers, swing machines to needy women/widows, wheelchairs, walking aids, hearing and vision aids, artificial limbs, surgical appliances and communication aids for disable persons.
2. **Identification**
   - Commissioners concerned
   - Deputy Commissioners concerned
3. **Costs Estimates**
   - Executive Engineer Works, B&R Division, LG & RD and officers of others concerned departments related to work or activities
4. **Approving Forum**
   - **Regional Development Committee:**
     - Commissioner Concerned — Chairman
     - Deputy Commissioner District Concerned — Member
     - EE Buildings/B&R Division District Concerned — Member
     - Treasury Officer District Concerned — Member
   - **District Development Committee:**
     - Deputy Commissioner Concerned — Chairman
     - EE Buildings/B&R Division District Concerned — Member
     - Treasury Officer District Concerned — Member
5. **Admin Approval**
   - Commissioner Concerned at Regional Level
   - Deputy Commissioner Concerned at District Level
6. **Method**
   - **Relief Work:** Under Public Procurement Rules, 2004
   - **Disaster Mitigation Work:** Under NDM Act
7. **Execution**
   - **Civil Work:** Building/B&R Division and District office of LG & RD concerned
   - **Procurement of items**: Commissioner and Deputy Commissioner office concerned